ہفت روزہ

انٹرنیشنل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

جلد نمبر : ۸

شمارہ نمبر : ۱۷

ختم نبوّت کا معنیٰ

نبوی ارشادات اور لغت کی رو سے

طلوع آفتاب نبوّت

صلی اللہ علیہ وسلم

صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین کا عشقِ رسول ﷺ

مغربی تہذیب اور معاشرہ کی ایک جھلک

اندرونِ سندھ ایک بڑے قادیانی کے قتل پر قادیانی اخبار کا واویلا

مرزا قادیانی کی آسمانی منکوحہ محمدی بیگم، ایک پیشگوئی جو مرزا قادیانی کا منہ کالا کر گئی

قادیانی رائل فیملی کے جور و ستم اور مظالم کا ایک منظر

یک قادیانی تانِ مظلومیت

نونہالانِ ختم نبوت

آنحضرت صلعم کا سراپائے مبارک

غلام رسول
شینہ والا کروڑ

حضورؐ کی کوئی حقیقی شبیہہ یا تصویر موجود نہیں ہے لیکن حضورؐ کے صحابیوں نے کم سے کم الفاظ میں حضورؐ کی تشبیہہ کو مرتب کر دیا ہے۔ اور محفوظات میں اصحاب روایت نے ہم تک پہنچا دیا ہے۔ یہاں ہم اس لفظی تشبیہہ کو پیش کرتے ہیں۔ تاکہ قارئین حضورؐ کے کردار کا مطالعہ کرنے سے پہلے اس عظیم انسان کی ایک جھلک دیکھ لیں۔ حضورؐ کے جسمانی نقشے میں روح نبوت کا پرتو بھی دیکھا جا سکتا ہے!

وجاہت: میں نے جوں ہی حضورؐ کو دیکھا تو فوراً سمجھ لیا۔ کہ آپؐ کا چہرہ ایک جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہو سکتا (حضرت عبداللہ بن سلامؓ)

حضورؐ سے خوبرو کسی کو نہیں دیکھا گیا۔ ایسا لگتا تھا گویا آفتاب چمک رہا ہے۔" (حضرت ابوہریرہؓ)

دیکھنے والا پہلی نظر میں آپ سے مرعوب ہو جاتا۔" (حضرت علیؓ)

چہرہ: چہرے پر چاندی کی سی چمک تھی۔" چہرہ بالکل گول نہ تھا۔ بلکہ گولائی لئے ہوئے۔" (حضرت علیؓ)

"پیشانی کشادہ، ابرو خمدار، باریک اور گنجان دونوں کے درمیان ایک رگ کا ابھار جو غصہ آنے پر نمایاں ہو جاتا" (ہند بن ابی ہالہؓ)

رنگت: "سفیدی سرخی مائل" (حضرت علیؓ) گویا کہ چاندی سے بدن ڈھلا ہوا تھا۔" (حضرت ابوہریرہؓ)

آنکھیں: آنکھیں سیاہ پلکیں دراز" (حضرت علیؓ) سفید حصے میں سرخ ڈورے، آنکھوں کا خانہ لمبا قدرتی سرگیں" (حضرت جابر بن سمرہؓ)

ناک: (ناک) بلندی مائل اس پر نورانی چمک جس کی وجہ سے ابتدائی نظر میں بڑی معلوم ہوتی۔" (ہند بن ابی ہالہؓ)

رخسارہ: رخسار ہموار اور ان کے نیچے کو گوشت ذرا ڈھلا ہوا۔" (ہند بن ابی ہالہؓ)

دہن: (دہن) "پر اعتدال فراخ" (ہند بن ابی ہالہؓ)

دندان مبارک: (دندان مبارک) باریک آبدار سامنے کے دانتوں میں خوشنما ریخیں (حضرت عبداللہ بن عباسؓ)

ریش: (ریش مبارک) بھرپور اور گنجان بال" (ہند بن ابی ہالہؓ)

گردن: گردن کی رنگت چاندی جیسی اجلی اور خوشنما" (ہند بن ابی ہالہؓ)

سر: (سر) "بڑا مگر اعتدال سے اور سر مناسبت کے ساتھ" (ہند بن ابی ہالہؓ)

بال: (بال) نہ بالکل سیدھے تنے ہوئے نہ زیادہ پیچ دار" (حضرت قتادہؓ) "گنجان کبھی کبھی کانوں کی لو تک لمبے! کبھی شانوں تک" (حضرت براء بن عازبؓ) درمیان سے نکلی ہوئی مانگ (ہند بن ابی ہالہؓ)

پیٹ اور سینہ: "سینہ چوڑا، سینہ اور پیٹ ہموار" (ہند بن ابی ہالہؓ)

کندھے: "کندھوں کا درمیانی حصہ پر گوشت" (حضرت علیؓ)

بازو اور ہتھیلیاں: کلائیاں دراز ہتھیلیاں فراخ انگلیاں موزوں حد تک دراز "ریشم کا دبیز باریک کوئی کپڑا یا کوئی چیز ایسی نہیں ہے۔ جسے میں نے چھوا ہو۔ اور وہ حضورؐ کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم اور گداز ہو۔" (حضرت انسؓ)

قدم: (قدم) ہتھیلیاں اور پاؤں پر گوشت تلوے قدرے نرم قدم چکنے کہ پانی نہ ٹھہرے۔" (ہند بن ابی ہالہؓ)

ایڑیوں پر گوشت بہت کم" (حضرت جابر بن سمرہؓ)

مجموعی بدن: "بدن گٹھا ہوا، اعضا کے جوڑوں کی ہڈیاں بڑی اور مضبوط (ہند بن ابی ہالہؓ)

قد نہ زیادہ لمبا نہ پست بلکہ میانہ" (حضرت انسؓ)

قامت مائل بہ درازی! مجمع میں ہوں تو دوسروں سے قد نکلتا ہوا معلوم ہوتا۔" (براء بن عازبؓ)

(بحوالہ پاکستان اسٹیٹ آئل ریویو کا خصوصی سیرت نمبر جلد ۵، شمارہ نمبر ۲۰)

استاد کا ادب

امیر عالم خان حاجی گل محمد والا کوٹ

سکندر رومی بادشاہ ہوا ہے۔ اور عقل کی آنکھیں کھلیں تو اپنے استاد ارسطاطیس کو وزیر و مختار سلطنت کا کیا۔ اور تعظیم و توقیر اس کی زیادہ کی۔ جب لوگوں نے سبب پوچھا۔ تو اس نے جواب دیا "میرا باپ مجھے آسمان سے زمین پر لایا۔ گویا میں نابود سے موجود ہوا۔ اور استاد مجھے زمین سے آسمان پر لے گیا۔

حضورؐ کی چند اشیاء

عبدالباسط منڈیکے گورایہ

حضورؐ کے جھنڈے کا نام "عقاب" تھا۔

حضورؐ کے نیزے کا نام "مثوی" تھا۔

حضورؐ کی کمان کا نام "کتوم" تھا۔

حضورؐ کی چھڑی کا نام "مشواق" تھا۔

حضورؐ کی تین اونٹنیوں کے نام (۱) قصویٰ (۲) عضبا (۳) جدعا تھے۔

سردار کا لالچ

فوقیہ ربانی مانسہرہ ہزارہ

قریش نے جب دیکھا کہ ان کی کوشش کے باوجود اسلام روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ تو انہوں نے حضورؐ کو لالچ دینے کے لئے اپنے ایک سردار کو آپؐ کے

باقی صفحہ ۲۰ پر

ہفت روزہ

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

اشاعت ۲۹ صفر تا ۵ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ
مطابق ۶ تا ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۹ء شمسی
جلد نمبر (8) شمارہ نمبر (17)

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر

مدیر مسئول: عبد الرحمن باوا

اِس شمارے میں

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سراپا مبارک ——— (۲)
(۲) قادیانی کا قتل ـ قادیانی اخبار کا واویلا ——— (۵)
(۳) طلوع آفتاب نبوت صلی اللہ علیہ وسلم ——— (۶)
(۴) صحابہ کرامؓ کا عشق رسولؐ ——— (۹)
(۵) ختم نبوت کا معنی و مفہوم ——— (۱۳)
(۶) قادیانی رائل فیملی کا جور و ستم ——— (۱۴)
(۷) مرزا کی آسمانی منکوحہ ——— (۱۸)
(۸) یورپین تہذیب و معاشرہ کی ایک جھلک ——— (۲۰)
(۹) گستاخی رسولؐ کے دو کردار ——— (۲۱)

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۔ ۷۴۴۰۰
فون نمبر: ۷۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ
سالانہ ——— ۱۵۰ روپے
ششماہی ——— ۷۵ روپے
سہ ماہی ——— ۴۵ روپے
فی پرچہ ——— ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳
کراچی پاکستان

سرپرستان

- حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مدظلہ ——— مہتمم دار العلوم دیوبند انڈیا
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ——— برما
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ——— پاکستان
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ——— متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا محمد یونس صاحب ——— بنگلہ دیش
- حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ——— جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ——— برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ——— کینیڈا
- حضرت مولانا سعید انگار صاحب ——— فرانس

نارتھ امریکہ

- وینکوور ——— جمال عبد الستار
- ایڈمنٹن ——— عامر رشید
- وینی پیگ ——— میاں حمید
- ٹورنٹو ——— حافظ سعید احمد
- مونٹریال ——— آفتاب احمد
- واشنگٹن ——— کرامت اللہ
- شکاگو ——— محمد عبد الغنی
- لاس اینجلس ——— مزمل سید
- سیکرمینٹو ——— چوہدری محمد شریف نکودری

بیرون ملک نمائندے

- افریقہ ——— محمد نذیر افریقی
- ماریشش ——— محمد اخلاص احمد
- ٹرینیڈاڈ ——— اسماعیل ناخدا
- ری یونین فرانس ——— عبد الرشید بزرگ
- بنگلہ دیش ——— محی الدین خان
- مغربی جرمنی ——— خلیق الرحمن
- سنگاپور ——— سید نذیر حسن بخاری
- ہارٹیڈس ——— اسماعیل قاضی
- سوئٹزرلینڈ ——— اے کیو انصاری
- برطانیہ ——— محمد اقبال
- اسپین ——— راجہ حبیب الرحمن
- ڈنمارک ——— محمد ادریس
- ناروے ——— میاں اشرف جاوید
- قطر ——— قاری محمد اسماعیل رشیدی
- دوبئی ——— قاری محمد اسماعیل
- ابوظہبی ——— قاری وصیف الرحمن
- برما ——— محمود یوسف

نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قمر حجازی (اوکاڑا)

ہر اک، بے نوا کی نوا ہیں محمدؐ ❖ دلِ غم زدہ کی دوا ہیں محمدؐ
دِلوں کو اخوت سے گرمایا جس نے ❖ وہی شیریں شیریں ادا ہیں محمدؐ
خلائق پہ رحمت وہی بن کے آئے ❖ دو عالم میں خیر الورٰی ہیں محمدؐ
نویدِ مسیحا اُنہی کی ہے آمد ❖ دعائے خلیلِ خدا ہیں محمدؐ
قمر ہے رضائے محمدؐ پہ قرباں ❖ سراپا خدا کی رضا ہیں محمدؐ

حق چار یارؓ

مولانا کرم الدین دبیرؒ

چار کے اعداد سے بس حق تعالے کو ہے پیار ❖ ہیں حبیب کبریاؐ کے برگزیدہ چار یار
جسم کی ترکیب ہے اربعہ عناصر سے ہوئی ❖ ہوتی ہیں ہر اک مکاں کے دیکھ لو دیوار چار
عرش سے نازل ہوئیں چاروں کتابیں دوستو ❖ ہیں الوالعزم انبیا ایزدِ غفار چار
ہیں فرشتے بھی مقرب چار جو مشہور ہیں ❖ ہیں مذاہب بھی یہی مقبول بے انکار چار
کعبۃ اللہ میں بچھے چاروں مصلے ہیں ضرور ❖ خانوادے بھی طریقت کے ہیں پُر انوار چار
اربعہ متناسبہ پڑھتے ہیں طفلان سکول ❖ اور مربع شکل کے اضلاع بھی ہیں چار چار
تھا فخذ اربعۃ من الطیر جو ارشادِ حق ❖ ہے تمہیں معلوم تھے وہ طائرِ طیار چار
چار پائے تخت کے ہوتے ہیں بیشک دوستو ❖ اور جوارح بھی ہر اک انسان کے ہیں چار چار

چار کے اعداد ہیں لاریب منظورِ خدا ❖ بالیقیں ہے دوزخی کرتا ہے جو انکارِ چار
فاطمہؓ حسنینؓ اور حضرت علی المرتضےؓ ❖ تھے یہ خویشانِ نبی احمدؐ مختار چار

ہیں چراغ مسجد و محراب و منبر اے دبیر
یہ ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدر یار چار

(ماخوذ از آفتاب ہدایت)

مرسلہ جناب ڈاکٹر محمد علی۔ پی آئی اے

اداریہ

اندرونِ سندھ ایک قادیانی کے قتل پر قادیانی اخبار کا واویلا

قادیانی اخبار الفضل نے اپنی گذشتہ اشاعت میں "قاضی احمد" سندھ میں ڈاکٹر عبدالقدیر نامی ایک بہت بڑے قادیانی کے (جو کہ وہاں قادیانیوں کا بڑا لیڈر اور انتہائی دولت مند شخص تھا) قتل کی خبر صفحہ اول پر شائع کی۔ اور یہ بھی لکھا کہ ۱۹۸۴ء سے اب تک صوبہ سندھ میں ۱۲ قادیانی قتل ہو چکے ہیں۔

قادیانی نہ صرف اس قتل کو بلکہ اس سے قبل جو قادیانی فی النار والسقر ہو چکے ہیں۔ ان سب کے قتل کو مذہبی رنگ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ ان کی پرانی عادت ہے۔ کہ جب کوئی قادیانی ذاتی دشمنی یا خاندانی رقابتوں کی وجہ سے قتل ہو گیا۔ تو فوراً واویلا شروع کر دیا کہ یہ جنونی مولویوں کی حرکت ہے۔ یا پھر ان کے اکسانے سے ایسا ہوا ہے۔ حالانکہ علماء کرام یا مسلمان قوم کا قادیانیوں کے قتل کا پروگرام بنتا تو نہ صرف پاکستان کی سرزمین پر بلکہ روئے زمین پر ایک بھی قادیانی ڈھونڈے سے نہ ملتا۔ علماء کرام امن کے علمبردار اور پاکستان کے خیر خواہ ہیں۔ وہ قانون کو اپنے ہاتھوں میں نہیں لینا چاہتے۔ اس کے بالمقابل قادیانیوں کی ہجرت ہی بدامنی، انتشار اور تخریب کاری پر مبنی ہے۔ کیا قادیانی اپنے پیشوا آنجہانی مرزا محمود علیہ اللعنت کا یہ پیغام بھول گئے۔ جس میں اس نے قادیانیوں کو مسلح ہونے کی ترغیب دی۔ حتیٰ کہ اور یہاں تک کہا کہ اگر وہ بندوق نہیں لے سکتے تو لاٹھی ضرور رکھیں۔ چنانچہ آج کوئی قادیانی گھرانہ ایسا نہیں۔ جس میں اسلحہ موجود نہ ہو۔

ربوہ قادیانیوں کا مرکزی شہر ہے۔ وہاں نہ صرف اسلحہ کی بھرمار ہے۔ بلکہ فرقان بٹالین جس کا نیا نام خدام الاحمدیہ ہے۔ اس کے سپاہی باقاعدہ تربیت یافتہ ہیں۔ اس فورس کی شاخیں ربوہ ہی میں نہیں پورے ملک میں موجود ہیں۔ بھاری سامان پیٹھ پر لاد کر کئی کئی میل دوڑنے کی تربیت، گھڑ سواری کی تربیت تیراکی تربیت، تیر اندازی کی تربیت اور غلیل بازی تک کی تربیت دی گئی ہے۔ چک سکندر کھاریاں، جڑانوالہ اور سرگودھا کے چک میں فائرنگ کے جو واقعات ہوئے ہیں۔ اور جن میں عباس اور راحمد خان کی شہادت کے علاوہ بہت سے مسلمان زخمی بھی ہوئے فرقان بٹالین کے مسلح اور باقاعدہ تربیت یافتہ غنڈوں ہی کی کاروائی کا نتیجہ ہیں۔ یہ "کسی مذہبی جماعت کے ہرگز نہیں ہو سکتے"۔ بلکہ انہیں لوگوں کے ہو سکتے ہیں۔ جو سیاسی عزائم رکھتے ہوں۔

قادیانی اپنے کرتوتوں کو نظر انداز کرتے اور خود پر امن پسندی اور حب الوطنی کا لیبل لگا کر اپنے جرائم کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ سندھ میں جس قادیانی ڈاکٹر کے قتل پر الفضل نے جو آنسو بہائے ہیں۔ اس کی تہہ میں یہی بات کارفرما نظر آتی ہے۔ یہ قتل یا تو ذاتی عداوت کا نتیجہ ہے۔ اور یا پھر خاندانی رقابت اس کے علاوہ صوبہ سندھ کی جو صورتحال ہے۔ وہ بھی کسی سے مخفی نہیں ہے۔ کافی عرصے سے وہاں ڈاکوؤں کا راج ہے۔ جس علاقہ میں قادیانی ڈاکٹر قتل ہوا ہے پورا علاقہ ڈاکوؤں کی آماجگاہ ہے۔ ڈاکوؤں کے ہاتھوں سینکڑوں مسلمان لقمۂ اجل بن چکے ہیں۔ ان کا قتل یا ڈکیتی کا مقصد صرف دولت ہے۔ نہ وہ قادیانی کو دیکھتے ہیں نہ مسلمان کو ــــــ جو دولت مند ہوگا۔ وہ اس کا شکار ضرور کریں گے۔ اگر ہم یہ بات مان لیں کہ ڈاکٹر عبدالقدیر کا قتل کسی مذہبی جنونی کا کام ہے تو پھر یہ بات بھی ماننا پڑے گی کہ صوبہ سندھ میں اب تک جو سینکڑوں مسلمان لقمۂ اجل بن چکے ہیں۔ ان کے ذمہ دار صرف اور صرف قادیانی ہیں۔ ہمارے اس مؤقف کو قادیانی پیشوا مرزا طاہر کی اس پیشگوئی سے تقویت ملتی ہے جس میں اس نے کہا تھا کہ "صوبہ سندھ میں افغانستان کے حالات پیدا ہو جائینگے" ہم یہ بات دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ جس شخص کو پاکستان اور سندھ کی دھرتی سے پیار ہے۔ وہ افغانستان جیسے حالات پیدا کرنا تو کجا دیکھنا بھی پسند نہ کرے گا۔ ہو نہ ہو اپنے پیشوا مرزا طاہر کی بات کو سچا ثابت کرنے کے لئے خود قادیانیوں نے ہی سندھ میں قتل و غارت گری کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ ایسے میں نقصان کم یا زیادہ دو طرفہ ہوا کرتا ہے۔ مرزا طاہر کا سندھ کے قادیانیوں خصوصاً فرقان بٹالین (خدام الاحمدیہ) کو افغانستان جیسے حالات پیدا کرنے کے لئے مامور کرنا۔ خود ان کے لئے خطرناک ثابت ہوگا۔ کیونکہ سندھ کے غیور بہادر اور عشق تاجدار ختم نبوت حضرت محمد ﷺ سے سرشار مسلمان قادیانیوں کی ان حرکتوں کو قطعاً برداشت نہیں کریں گے۔ خواہ انہیں سندھ کے چیف سیکریٹری کی سرپرستی ہی کیوں حاصل نہ ہو۔

طلوعِ آفتابِ نبوتؐ

تاجدارِ ختمِ نبوت کی ولادت باسعادت

(دو) آپؐ کا بچپن کا عہدِ مُبارک

آج سے ۲½ ہزار سال پہلے خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت حضرت ابراہیمؑ نے جو دُعا مانگی تھی اس کا نتیجہ میں ہوں فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت عرباض بن سارہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں میں اس وقت بھی خاتم النبیین لکھا ہوا تھا جب آدمؑ ابھی گارے میں تھے تمہیں بتاؤں کہ میرا پہلا امر حضرت ابراہیمؑ کی دُعا تھی پھر حضرت عیسیٰؑ کی بشارت پھر میری ماں کا خواب جو انہوں نے مجھے جننے کے وقت دیکھا۔

حضرت ابراہیمؑ کی دو بیبیوں سے دو بیٹے تھے یک بیوی حضرت سارہ، دوسری بیوی حضرت ہاجرہؑ حضرت ہاجرہ کے فرزند کا نام شماعُل۔ عربوں نے اس کا تلفظ تبدیل کر کے اسکو اسماعیل بنا دیا حضرت سارہ سے جو بیٹا ہے اس کا نام اسحاقؑ حضرت اسحاقؑ کے بیٹے ہیں۔ یعقوب ان یعقوبؑ کا نام اسرائیل ہے۔ حضرت یعقوب کو اللہ تعالیٰ نے بارہ بیٹے دیئے تھے۔ اور بارہ بیٹوں کی اولاد کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔ اور بنی اسرائیل میں چودہ ہزار پیغمبر آئے ہیں

حضرت اسماعیل کی اولاد میں صرف ایک نبی ہیں۔ اوّل و آخر جن کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش روئے زمین کے اس مرکزی مقام پر ہوئی ہے جو پوری دنیا کا مرکز عالم ہے۔ وہ مکہ ہے ایسے خاندان میں ہوئی جو خاندان روئے زمین پر آدمؑ کی اولاد میں سب سے افضل خاندان ہے وہ پورا خاندان حضرت اسماعیلؑ کا خاندان ہے جو آگے چل کر خاندان قریش کہلایا

اور قریش کے ایک گھرانے جو عبدالمطلب کا گھرانہ تھا آپ تشریف لائے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے اس خاندان میں اور اس گھرانے میں پیدا کیا ہے کہ جس گھرانے سے لگا کر حضرت آدمؑ حضرت حواؑ تک، جتنے رشتے ہیں، جتنی مائیں ہیں جتنے مرد ہیں سب نے نیک ازدواجی زندگی بسر کی ہے۔ اس میں کوئی آدمی، عورت، مرد زنا میں ملوث نہیں ہوا۔ اندازہ لگائیے حضرت آدمؑ سے لیکر حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش تک لاکھوں مرد ہیں۔

تحریر: محمد اقبال حیدر آباد

لاکھوں عورتیں ہیں۔

لیکن ایک بھی ناجائز تعلق نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش عالم کیلئے رحمت کا باعث بنی۔ اسلئے "کائنات کا اسپر فخر و ناز بجا ہے۔

عالم انسانی اندھیروں میں ڈوب چکا تھا۔ کاروان زندگی اپنی راہ و منزل کو گم کر کے بھول بھلیوں میں سرگرداں تھا۔

حیات انسانی کا وجود شرک و بت پرستی سے پارہ پارہ ہو چکا تھا۔ روح انسانی بلکہ روح کائنات ہی مضطرب و پریشان تھی۔ اسے اس نجات دہندہ ہستی کا انتظار تھا۔ جس نے رحمت للعالمین بن کر ظہور کرنا تھا وہ عظیم ہستی جو منتظر حیات و زمانہ تھی انسانیت کیلئے نہیں بلکہ تمام عوالم کے لیے رحمت تمام تھی۔ وہ ختم الرسل اور خاتم النبیین تھی اور اسے دنیا میں ایک عالمگیر وہمہ گیر حسین و منور اور مثالی ولاثانی انقلاب لانا اور حسین و منور مثالی معاشرے کی تشکیل و تعمیر کرنا تھا۔ جس سے تمام بنی نوع انسان نے بالخصوص ابد تک کیلئے مستفید ہونا تھا۔

آخر وہ ساعت سعید اور مُبارک دن آگیا جس کا زمانہ منتظر تھا۔ صحرائے عرب کی دوشیزہ سرزمین بیت اللہ کے امین مکہ معظمہ کا مقدس شہر۔ حضرت عبدالمطلب کا گھر۔ واقعہ فیل کا پہلا سال۔ ربیع الاول کی ۹ تاریخ اور دوشنبہ (پیر) کی صبح سعادت تھی کہ صاحب جمال و جلال، نبی رحمت، پیغمبر اعظم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔

اس وقت ایران میں نوشیرواں عادل حکومت کرتا تھا۔ اور یمن میں حاتم طائی کی سخاوت کا شہرہ تھا۔ آپؐ واقعہ فیل سے چالیس دن بعد پیدا ہوئے۔ آپؐ کی ولادت مکہ مکرمہ میں مقام سوق اللیل کے اس مکان میں ہوئی تھی جو حجاج بن یوسف کے بھائی محمد بن یوسف ثقفی کا مکان کہلاتا ہے۔ آپ کی ولادت والا حجرہ اس گھر کا ایک جزو بنا دیا گیا۔ جسے بعد میں مدت کے بعد خلیفہ ہارون اور رشید کی والدہ خیزران نے مکان سے علیحدہ کر کے مسجد میں تبدیل کر کے مسجد میں تبدیل کر دیا جس میں نماز پڑھی جانے لگی۔

عالم انسانی پر قیامت کی طویل و سیاہ رات چھائی ہوئی تھی اور وہ جرم و گناہ کی تاریکیوں میں ڈوبا ہوا تھا۔ کہ رشد و ہدایت کا آفتاب درخشاں طلوع ہوا۔ اور انسان پہ دنیاوی و آخروی کامیابیوں کی راہ و منزل وا ہو گئی اسطرح کاروان انسانیت نبی رحمت پیغمبر اعظم و آخر صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت و متابعت میں ترقی و

کامیابی کی راہ پر گامزن ہوگیا۔

اس اعتبار سے یہ ۔۔ میت کے متعدد کی رات اور خیر و برکت میں ان گنت راتوں میں افضل و اعلیٰ تھی

ختنہ :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔

حضرت عبدالمطلب نے آپؐ کی ولادت مبارک کی نوید جانفزا سنی تو انتہائی خوش ہوئے۔ آپ کو یمن و سعادت اور دعا کیلئے خانہ کعبہ میں لے گئے

عقیقہ :- ساتویں دن عقیقہ کیا۔ سنت ابراہیمی کے مطابق سردار عبدالمطلب نے مکہ مکرمہ کے ہر گھر میں سے ایک ایک فرد کو عقیقہ کی دعوت کیلئے مدعو کیا۔ ایک ہزار نفر شریک ہوئے۔

دودھ پلانے والیاں :- حضرت سیدہ آمنہ کے علاوہ ثوبیہ نے کچھ روز دودھ پلایا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی خوشخبری ثوبیہ نے ابولہب کو سب سے پہلے سنائی تھی اس خوشی میں ابولہب نے ثوبیہ کو آزاد کر دیا۔ آزادی ملنے کے بعد ثوبیہ نے دودھ پلایا تھا۔ ثوبیہ کے بعد سیدہ حلیمہ سعدیہ نے کامل دو برس دودھ پلایا۔

دو برس کے بعد بھی کچھ عرصہ بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس رکھا۔ آپ حضرت حلیمہ کے پاس چھ برس رہے

رحمتوں اور برکتوں کا نزول۔

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہوا۔ اور انکی برکت سے ہمارے مال و مویشی میں بہت اضافہ ہوا مویشی کثرت سے بڑھ گئے رزق فراخ ہوگیا۔

نوٹ :- مال مویشی رزق و دولت کی کثرت کے علاوہ یہ کتنی بڑی عزت ہے کہ ان کا اور انکے قبیلے کا نام چودہ سو برس کے بعد بھی زندہ و درخشندہ ہے اور قیامت تک رہے گا۔

اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کتنی خواتین نے اپنی بیٹیوں کا نام "حلیمہ" رکھا

حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ دودھ پینے کے زمانے میں آپؐ کی یہ عادت تھی کہ آپ ایک پستان کا دودھ پیتے دوسرا پستان اپنے رضاعی بھائی کیلئے چھوڑ دیتے تھے

حق تعالیٰ نے اس وقت بھی قلب اطہر میں وہ بات ڈال دی تھی جو عین انصاف کے مطابق تھی جب بابل کے ظالم بادشاہ بخت نصر نے عرب پر حملہ کا ارادہ کیا اس وقت سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جد اعلیٰ معد بن عدنان مکہ مکرمہ کے سردار تھے اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے دو انبیاء حزقیل اور برخیا علیہم السلام کو وحی فرمائی کہ وہ مکہ مکرمہ سے معد کو نکال کر اپنی حفاظت میں لے آئیں۔ کہ ان سے سید دو عالمؐ نے پیدا ہونا ہے۔

آپ ﷺ کا مبارک بچپن

آپؐ کے والد بزرگوار کا نام حضرت عبداللہ اور والدہ کا حضرت آمنہ تھا۔ حضرت عبداللہ خوب رو صاحب کردار اور نیک نفس جوان تھے۔ ان کا نکاح سیدہ آمنہ سے ہوا۔ رواج کے مطابق تین دن اپنی سسرال میں گزارے۔ تین ماہ ہی ہوئے تھے کہ حضرت عبداللہ تجارت کے لئے شام گئے۔ واپسی پر مدینہ میں کھجوروں کے کاروبار کی غرض سے ٹھہرے۔ بیمار پڑے اور رحلت کر گئے۔ انہیں نابغہ کے مکان میں دفن کیا گیا۔ اس طرح دنیا ئے انسانیت کا در یتیم پیدا ہوا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سعید کے بعد پہلے تین چار روز آپؐ کی والدہ ماجدہ نے آپؐ کو دودھ پلایا۔ پھر آپؐ کے چچا ابولہب کی آزاد کردہ کنیز ثوبیہ نے۔ پھر حلیمہ سعدیہ نے۔ ۱۹ ربیع الاول ۵۳ھ قبل ہجرت / ۲۷ اپریل ۵۷۱ء۔

ان کی ایک صاحبزادی جن کا نام شیماء تھا آپؐ کو کھلاتی پلاتی اور دیکھ بھال کرتی تھیں۔ آپؐ پہلی مرتبہ دو برس اس خاندان میں رہے۔

۵۰ قبل ہجرت / ۵۷۳ء میں دو برس کی مدت رضاعت ختم ہوئی تو حضرت حلیمہؓ آپ کو واپس کرنے کے لئے مکہ معظمہ تشریف لائیں۔ لیکن مشیت الٰہی کو یہ منظور نہ تھا وہ تو ابھی چار برس اور آپ کو صحرا کی پہنائیوں میں رکھنا چاہتی تھی تاکہ آپؐ کے قلب و نظر میں وسعت آفاقی اور دیگر خصوصیات پیدا ہو جائیں۔ لہٰذا مکے میں وبا پھیلنے کی وجہ سے نہ تو ماں کی ممتا کو اور نہ قدرت ہی کو گوارا ہوا کہ آپؐ وہاں رہیں۔ آپ کو مزید چار برس کے لئے واپس حضرت حلیمہؓ کے سپرد کر دیا گیا۔

روایت ہے کہ آپؐ دوسری بار قبیلہ ہوزن میں لائے گئے تو آپؐ کو شق الصدر کا واقعہ پیش آیا شق الصدر کے واقعے سے متعلق ابن ہشام سے ایک اقتباس نقل کیا جاتا ہے :-

"(حضرت حلیمہؓ نے فرمایا) اللہ کی قسم! آپؐ کو (دوبارہ) ساتھ لے کر آئی تو چند ماہ بعد ایک واقعہ رونما ہوا۔ آپؐ اپنے (رضاعی) بھائی کے ساتھ بکریوں کے بچوں کے ریوڑ میں ہمارے گھر کے عقب میں تھے کہ آپؐ کا بھائی بھاگتا ہوا ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا میرا جو قریشی بھائی ہے اسے دو شخصوں نے جو سفید کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ پکڑ لیا۔ لٹا کر اس کا پیٹ چاک کر ڈالا اور اسے مار رہے ہیں۔ یہ سنتے ہی میں اور آپ کے رضاعی والد آپ کی طرف دوڑے اور دیکھا کہ آپ کے چہرے کا رنگ سخت متغیر تھا ہم نے آپؐ کو گلے لگایا اور پوچھا۔ ہمارے بچے! کیا ہوا تھا؟ آپؐ نے فرمایا۔ میرے پاس دو شخص آئے تھے وہ سفید کپڑوں میں ملبوس تھے۔ انھوں نے مجھے لٹا کر میرا سینہ چاک کیا اور کوئی چیز نکالی جو میں نہیں جانتا کہ کیا تھی؟ پھر ہم آپؐ کو لے کر اپنے ڈیرے کو لوٹے (ابن ہشام)

ابن اسحاق نے اس سلسلے میں مندرجہ ذیل حدیث نقل کی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اپنے باپ ابراہیمؑ کی دعا اور عیسیٰؑ کی بشارت ہوں جب میں اپنی ماں کے بطن میں آیا تو انھوں نے دیکھا کہ ان کے اندر سے ایک نور نکلا جس سے بلاد شام کے محل ان پر منکشف ہوگئے۔ بنی سعد بن بکر کے قبیلے میں دودھ پلائی گئی میں نے پرورش پائی۔ میں اپنے گھروں کے پیچھے اپنے بھائی کے ساتھ تھا اور ہم بکریوں کے بچے چرا رہے تھے کہ سفید کپڑوں میں ملبوس دو شخص برف سے بھرا سونے کا ایک طشت لے کر میرے پاس آئے انھوں نے مجھے پکڑا اور میرا بطن یا سینہ چاک کیا۔

میرا قلب نکالا اور اسے بھی چاک کیا اس میں سے ایک کالے گوشت کا ٹکڑا نکال کر پھینک دیا۔ پھر انھوں نے میرا دل اور سینہ اس برف سے یہاں تک دھویا کہ اسے پاک و صاف کر دیا۔ فرمایا: پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا

انہیں ان کی امت کے دس شخصوں کے مقابل تولو۔ جب مجھے ان کے مقابل تولا تو میں وزن میں ان سے بڑھ گیا۔ پھر اس نے کہا ان کی اُمت کے ہزار افراد کے مقابل تولو۔ اس نے مجھے ان کے مقابل وزن کیا تو میں پھر بڑھ گیا۔ تو یہ دیکھ کر اس نے کہا، انہیں چھوڑ دو۔ اللہ کی قسم! اگر تم انہیں ان کی ساری امت کے مقابل بھی تولو گے تو یہ وزن میں بڑھ جائیں گے (ابن ہشام ۱:۱۵۷-۱۵۸)

آپ ۶ برس کے تھے اور صحراء سے واپس آتے ہی تھے ماں نے ابھی آپ کو جی بھر کے پیار بھی نہیں کیا تھا۔ چاند سے بیٹے کو دیکھا تو اس کے باپ کی یاد آئی وہ ہوتے اور اپنے لخت جگر کو دیکھتے تو کتنے خوش ہوتے۔ ان کی روح یقیناً اپنے بچے کو دیکھنے کے لئے بے قرار ہوگی۔ ان خیالات میں غلطاں و پیچاں حضرت آمنہ نے بیٹے کو باپ کی قبر پر لے جانے کا فیصلہ کیا رضاعی ماں کے ساتھ تو کئی سفر کئے تھے لیکن حقیقی ماں کے ساتھ آپ کا پہلا اور آخری سفر تھا۔ حضرت آمنہ آپ کو اور آپ کی دایہ حضرت اُم ایمن کو لے کر مدینہ روانہ ہوئیں جہاں ان کے شوہر حضرت عبداللہ مدفون تھے۔ مدینہ منورہ میں انہوں نے خاندان بنجار میں قیام کیا جو ان کے سسرال کے رشتہ دار تھے۔ چند ہفتوں کی ازدواجی زندگی کی مسرتوں کے بعد چھ سات برس کے فراق لامتناہی کی اذیتیں برداشت کرتے کرتے ان کا دل نڈھال ہو گیا تھا۔ عرب میں نوجوان عورت کے بیوہ رہنے کا رواج نہ تھا۔ عقد ثانی کا دستور تھا۔ لیکن جس طرح پیغمبر خدا کی بیوی اُم المومنین ہوتی ہے اور اس کا دوبارہ نکاح نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح قدرت کو منظور نہ تھا کہ پیغمبر خدا کی والدہ ماجدہ جو کہ اُم نبی آدم تھیں ان کا نکاح ثانی ہوتا لیکن قدرت سے ان کی زندگی کی ویرانی اور جوانی کی بربادی دیکھی نہ گئی اور نہ اسے یہ گوارا ہوا کہ وہ فراق مسلسل اور یاس و غم کے عالم میں سوگوار رہیں۔ لہٰذا مشیت ایزدی یہ ہوئی کہ انہیں دنیا سے الحیوان بلا لیا جائے۔

حضرت آمنہ کو مرقد شوہر کی زیارت کرنے اور چھپ چھپ کر گریہ و زاری کرنے اور آتش غم میں جلتے ایک ماہ گزر گیا۔ مراجعت ضروری تھی۔ مگر دل کو وہاں سے جانا گوارا نہ تھا بہر حال انھوں نے واپسی کا فیصلہ کر لیا۔ سفر کرتے ہوئے جب جحفہ سے کوئی ۲۳ میل دور ابواء نامی گاؤں میں اُتریں تو دل مزید جدائی کا حریف نہ ہو سکا۔ وہ ۶ء قبل ہجرت/۵۷۶ء میں اپنے شوہر کی امانت کو آپ کی دایہ کے سپرد کر کے خود اس جہانِ فانی سے رخصت ہو گئیں یہیں مدفون ہوئیں۔ آپ بالکل تنہا رہ گئے۔ اُم ایمن آپ کو لے کر مکہ معظمہ پہنچیں اور آپ کو حضرت مطلب کے سپرد کر دیا۔

آپ نے اپنی والدہ ماجدہ کے ہمراہ مدینہ منورہ میں صرف ایک ماہ قیام کیا لیکن اس مختصر عرصہ اور کمسنی ہی میں آپ نے تیراکی سیکھ لی۔ مدینہ کے اس قیام و سفر کے اثرات آپ کے قلب مبارک پر اس طرح مہر تسلیم ہو گئے کہ زمانہ اسے محو نہ کر سکا۔ چنانچہ آپ کبھی کبھی اس واقعہ کو یاد کر کے فرمایا کرتے تھے۔

مجھے وہ زمانہ یاد ہے جب ہم (بچے انبی النجار کی گڑھی کے سامنے کھیلا کرتے تھے کوٹھی پر کوئی چڑیا آ کر بیٹھتی تو، اسے اڑانا ہمارا محبوب مشغلہ تھا۔ ہمجولیوں میں ہمارے ساتھ ایک لڑکی بھی کھیلا کرتی تھی جس کا نام انیسہ تھا۔ بعد میں آپ جب بھی ابواء سے گزرتے۔ والدہ ماجدہ کی قبر حاضری دیتے اور آپ پر رقت طاری ہو جاتی۔

دادا کو آپ سے بہت پیار تھا۔ ایک تو آپ پیارے ہی بہت تھے۔ دوسرا آپ کے والد مرحوم حضرت عبداللہ سے حضرت عبدالمطلب کو بہت پیار تھا لیکن پیار کی یہ زندگی بھی بڑی مختصر تھی۔ انسان نے جتنا عظیم ہونا ہوتا ہے اتنا ہی اسے عظیم تجربوں سے بھی گزرنا پڑتا ہے اور عظمت زندگی رنج و محن کی مرہون منت ہوتی ہے والدہ مرحومہ کی جدائی کے زخم مندمل ہونے نہیں پائے تھے کہ دادا کی رحلت و جدائی سے وہ پھر ہرے ہو گئے۔ حضرت عبدالمطلب بیاسی برس کی عمر میں رحلت کر گئے اور حجون میں مدفون ہوئے ان کی وفات واقعہ فیل سے آٹھ برس بعد ہوئی خواجہ عبدالمطلب قریش کے معزز و مقتدر خاندان سے تھے ان کے والد ماجد جناب ہاشم تھے جن کا اصل نام عمرو تھا جود و سخا کی وجہ سے لوگ انہیں ہاشم کہتے تھے ان کی اولاد ہاشمی کہلاتی۔

حضرت عبدالمطلب صاحب کردار فیاض۔ صاحب دل اور واجب الاحترام انسان تھے۔ انھوں نے دو برس تک نبی رحمت کی پرورش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

حضرت عبدالمطلب کی اس عمر میں موت اور وں کے لئے تو یہ عمر طبیعی تھی اور غم بھی اسی مناسبت سے تھا لیکن آٹھ برس کے بچے کے لئے یہ غم صبر آزما بلکہ شکیب ربا تھا۔ زندگی کیا دکھوں کا نام ہے؟ یہ کیوں ایک حالت پر نہیں رہتی؟

دادا کے انتقال کے بعد آپ کی تربیت و کفالت کی ذمہ داری آپ کے سگے چچا حضرت ابو طالب نے قبول کی سردار عبدالمطلب نے جناب ابو طالب سے فرمایا تھا کہ انتہائی محبت کے ساتھ ان کی تربیت کرنا۔ جناب ابو طالب کو آنحضرت کے ساتھ بے حد محبت تھی۔ مسلمانوں میں سب سے بڑھ کر محبت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تھی اور ایمان نہ لانے والوں میں سب سے زیادہ محبت ابو طالب کو تھی۔

آپ کو بھی چچا سے بہت پیار تھا کیونکہ باپ کی شفقت ماں کی مامتا۔ دادا کا پیار سب چچا کی ذات میں مجتمع ہو گئے آپ اپنے چچا کے گھر پرورش پا رہے تھے تو اس دوران باوجود یکہ آپ کا بچپن تھا حضرت ابو طالب یا گھر کے دوسرے افراد کو کبھی شکایت پیش نہیں آئی۔ چچا بھی خوش تھے چچی بھی خوش تھیں۔ چچا زاد بھائی (حضرت علی۔ جعفر طیار) بھی خوش تھے۔ پورا گھرانہ آپ کی پاکیزہ خصلتوں کے باعث خوش تھا آپ میں عام لڑکوں کی طرح جھگڑے لڑائی اور دوسرے عیوب کا نام تک نہ تھا۔ آپ کی ذات میں سراسر شائستگی اور اچھائی تھی۔ جہاں رہے اور جس کے ہاں رہے وہ آپ کی تعریف و توصیف ہی کرتا رہا۔

بچپن سے لڑکپن سے آپ نے عنفوان شباب میں قدم رکھا اور یہ سفر زندگی آپ نے اس طرح طے کیا کہ حیا سراپا آپ پر سایہ فگن رہی اور لہو و لعب کی طرف آپ کا دل مائل نہ ہوا سوچنا ایک تو آپ کی عادت تھی اور دوسرے ذہنی عمر کے لحاظ سے آپ بچپن ہی میں سن رسیدہ تھے۔ ابن سینا نے شفا میں لکھا ہے کہ نبی کامل و عبقری انسان ہوتا ہے۔ لہٰذا آپ کے ذہنی قویٰ کا نشوونما حیرت انگیز سرعت سے ہوا۔ چنانچہ اچھے اور برے لوگ آپ کی غیر معمولی ذہانت سے متاثر ہوتے۔ آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب کے متعلق کہا جاتا ہے کہ کوئی چیز گم ہو جاتی اور دوسرے لوگ اسے ڈھونڈنے میں ناکام ہو جاتے تو آپ سے کہتے اور آپ اسے ڈھونڈ دیتے۔ آپ ہمیشہ سچ بولتے تھے اور بزرگوں کا ادب و احترام کرنا آپ کا شیوہ تھا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

افادات مخدوم العلماء پیر طریقت حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی رحؒ

صحابۂ کرام رضوان اللہ اجمعین کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے اس قدر عشق کا درجہ تھا۔ وہ فناہ فی الرسول کے مقام پر فائز تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ان کے نزدیک دنیا کی محبوب ترین ذات تھی۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہوتے تو عرض کرتے۔

"فداہ امی وابی" میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔

قریش مکہ نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو چند روز قید و بند میں بھوکا پیاسا رکھنے کے بعد پھانسی پر لیجا کر کھڑا کیا۔ اور کہا کہ اب بھی محمدؐ کے دین سے دستبردار ہو جاؤ۔ تو تمہاری جان بچ سکتی ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ اگر اسلام کی دولت پاس نہ رہی تو جان بچا کر کیا کروں گا۔ سولی پر چڑھنے سے پہلے انہوں نے دو رکعت نماز پڑھنے کی مہلت مانگی۔ کفار نے مہلت دے دی تو نماز ادا کی۔ اس کے بعد انہیں سولی پر چڑھانے لگے۔ ایک شقی القلب نے انؓ کے جگر کو چھیدا اور پوچھا،

"تم یہ پسند کرو گے کہ محمدؐ پھنس جائیں اور میں چھوٹ جاؤں"

حضرت خبیبؓ نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"خدا گواہ ہے۔ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میری جان بچ جائے اور میرے آقا محمدؐ کے پاؤں میں کانٹا چبھے۔"

حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ احد میں حضورؐ کی محافظت میں کفار کا مقابلہ کرتے رہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جو تیر آتا اپنے بازو پھیل لیتے۔ بازو پر تیر بارش کی طرح برسے جس سے بازو چھلنی چھلنی ہو گیا۔ دوسرا بازو سامنے کر دیا۔ تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر تیر نہ لگے تیروں کی بارش میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جان دے دی۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک تیر بھی لگنے نہ دیا۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ کی بہن نے ناخنوں سے ان کو پہچانا۔

سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو مکہ کا سردار امیہ مکہ کی سخت کوہستانی جگہوں پر تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر اوپر سخت گرم پتھر کی سل رکھ دیتا اور کہتا "بلال! اب بھی وقت ہے محمدؐ کے دین سے باز آجاؤ" حضرت

ماسٹر محمد عمر خان گڑھ

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے جسم مبارک سے چربی پگھلتی لیکن آپ کے منہ سے برابر اَحَدٌ اَحَدٌ جاری رہتا بالآخر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے امیہ کو منہ مانگی رقم دے کر آزاد کیا۔

ایک صحابی انگوٹھی پہن کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا یہ انگوٹھی اتار دے۔ اس نے فوراً انگوٹھی اتار کر پھینک دی۔ کسی نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اتارنے کا حکم دیا ہے۔ پھینکنے کا تو نہیں۔ صحابی نے کہا کہ جو چیز میرے آقا کو پسند نہیں۔ مجھے بھی پسند نہیں۔

احد کی لڑائی میں مسلمانوں کو بہت اذیت پہنچی اور بہت سے مسلمان شہید ہوئے۔ مدینہ منورہ وحشتناک خبر پہنچی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ ایک انصاری صحابیہؓ بھاگتی ہوئی احد پہنچی پوچھا "حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حال بتاؤ"۔ مجمع میں سے کسی نے کہا تمہارے والد شہید ہو گئے ہیں۔ انا للہ پڑھ کر آگے چلی گئی۔ پھر پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حال سناؤ کسی نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پتہ نہیں۔ تیرا خاوند شہید ہو گیا ہے۔ پھر آگے گئی تو نوجوان بھائی اور بیٹے کی شہادت کی خبر سنی کہنے لگی میں والد، خاوند، بھائی اور بیٹے کی خبر لینے نہیں آئی۔ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حال سناؤ۔ ایک جگہ سے آواز آئی حضور بخیریت ہیں۔ کہنے لگی مجھے بتاؤ کہاں ہیں۔ لوگوں نے اشارہ کیا۔ بیتابانہ دوڑی ہوئی آئی اپنی آنکھوں کو جمال مصطفےٰ سے ٹھنڈا کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو چمٹ کر کہنے لگی

کل مصیبۃ بعدک جلل

میرے لئے آپ کی زیارت کے بعد تمام مصیبتیں ہلکی معلوم ہوتی ہیں۔

حدیبیہ میں کفار کی طرف سے عروہ ثالث بن کر آیا۔ یاران مصطفےٰ کے عشق رسولؐ کے مظاہر دیکھ کر واپس مکہ پہنچا۔ کہنے لگا۔

اے قریش مکہ! میں نے بڑے بڑے بادشاہوں کو دیکھا ہے۔ قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار بھی دیکھے ہیں۔ مگر خدا کی قسم میں نے کسی بادشاہ کی اتنی تعظیم کرتے نہیں دیکھا۔ جتنا حضورؐ کی جماعت حضورؐ کی تعظیم کرتی ہے۔ اگر وہ تھوکتے ہیں۔ جس کے ہاتھ پر پڑ جاتا ہے۔ وہ فوراً اپنے بدن اور منہ پر مل لیتا ہے۔ جو بات منہ سے نکلتی ہے۔ اسے پورا کرنے کے لئے سب ٹوٹ پڑتے ہیں۔ ان کے وضو کا بچا ہوا پانی آپس میں

لڑ لڑ کر تقسیم کرتے ہیں۔ ایک قطرہ بھی زمین پر نہیں گرنے دیتے۔

ہجرت کے وقت غار ثور میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آغوش میں لئے ہوئے ہیں۔ اسی اثناء میں سانپ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاؤں پر ڈنگ مار دیا درد کے باوجود حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دل میں کہہ رہے تھے۔ میری ایک جان کیا ہزار جان حضورؐ پر قربان ہو جائیں۔ مگر میرے حضورؐ کی نیند میں خلل نہ آئے۔

غزوہ احد میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے مقابلے کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کو طلب کیا تو حضرت مقدادؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم وہ نہیں جو موسیٰؑ کی قوم کی طرح کہہ دیں۔

فاذھب انت وربک فقاتلا

ترجمہ: تم اور تمہارا خدا لڑے۔

بلکہ ہم آپؐ کو دائیں بائیں، آگے پیچھے آپ کی (محافظت) میں لڑیں گے۔ آپؐ نے یہ جانثارانہ کلمات سنے تو چہرہ مبارک فرط مسرت سے چمک اٹھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ منورہ پہنچے۔ اہل مدینہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے باہر نکل آئے۔ انصارؓ کی ننھی ننھی بچیاں چہرہ اقدس کو دیکھ کر بے اختیار پکار اٹھیں۔

طلع البدر علینا   من ثنیات الوداع

وجب الشکر علینا   ما دعا للہ داع

ایھا المبعوث فینا   جئت بالامر المطاع

ترجمہ: چودھویں کا چاند ثنیات الوداع کی پہاڑیوں سے طلوع ہو گیا۔ اللہ کا شکر ہم پر واجب ہے۔ جب تک اللہ سے مانگنے والے مانگتے رہیں گے۔ ہم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ آپ کی تابعداری ہم پر فرض ہے۔

ضروری اعلان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم ہر ماہ انگریزی کی یکم سے دس تاریخ تک خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف میں قیام فرماتے ہیں۔ لہٰذا جماعتی دوست، مدارس عربیہ کے منتظمین اور حضرت اقدس کے مریدین و متوسلین اوقات کا خصوصی خیال رکھیں۔

منجانب:۔ صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ پہنچے تو ہر شخص کی تمنا یہی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمانی کا شرف مجھے حاصل ہو۔ یہ شرف بالآخر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حصے میں آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکان کے نچلے حصے میں قیام فرمایا۔ جتنے قدر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نیچے آرام فرمایا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ مکان کی منڈیر پر بیٹھ کر ساری رات گذارتے۔ ایک دن چھت پہ پانی کا گھڑا ٹوٹ گیا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو خیال آیا کہ مبادا چھت کے نیچے پانی ٹپکے اور حضورؐ کو تکلیف ہو میاں بیوی کا لحاف ایک تھا۔ ایسے بہتے ہوئے پانی میں ڈال دیا۔ تاکہ پانی لحاف میں جذب ہو جائے چنانچہ پانی جذب ہو گیا۔ ساری رات بغیر لحاف سردی میں گذار دی۔ مگر حضورؐ کو مطلع نہ کیا۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ تو کفار مکہ کو توحید باری تعالیٰ پر خطبہ دیا۔ کفار مکہ ان کلمات کے سنتے ہی آپؓ پر ٹوٹ پڑے۔ اتنا مارا کہ چہرہ لہولہان ہو گیا۔ آپ بے ہوش ہو گئے۔ مارنے والوں کو آپ کی موت کا یقین آ گیا۔ آپ کی والدہ اور عزیز و اقارب گھر لے گئے۔ جب ہوش آیا۔ آنکھ کھلتے ہی پوچھا کہ میرے حبیب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حال سناؤ۔ ماں نے کوئی نرم غذا پکائی اور کہا اس کو کھاؤ حضرتؓ نے فرمایا ”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا۔ جب تک اپنے آقا کی زیارت نہ کر لوں“۔ والدہ ہاتھ پکڑ کر حضورؐ کی خدمت اقدس میں لے آئی۔ تب طبیعت کے اندر جان آئی۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ شکل کے کالے تھے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثاروں میں شامل ہو گئے۔ ایک مرتبہ حضورؐ نے پوچھا ”اے سعد تم نے شادی کی ہے؟ عرض کی میں شکل میں کالا ہوں مجھے کون دے“، آپؐ نے فرمایا قبیلہ ثقیف کے سردار کے پاس جا کر کہو حضور میرے بارے میں تیری لڑکی کے نکاح کا پیغام دیتے ہیں۔

سردار سنتے ہی ناراض ہونے لگا۔ سعدؓ واپس جانے والے تھے لڑکی نے جواب دیا ”میرے ابا جان یہ تو دیکھ کہ کون ہے۔ یہ دیکھو کہ کس کی طرف سے آیا ہے۔

سردار نے سعدؓ کا نکاح لڑکی سے کر دیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم یاد آ جاتے تو بے اختیار رو پڑتے ایک دن حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے فرمایا جمعرات کا دن اس کے بعد بے اختیار رونے لگ گئے حضرت سعید بن جبیرؓ نے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا ”اس دن میرے آقا کی مرض الموت میں شدت ہوئی تھی“۔

ایک بار سیدنا صدیق اکبرؓ اور حضرت عباسؓ انصارؓ کی ایک مجلس میں گئے تو دیکھا سب لوگ رو رہے ہیں

باقی صفحہ ۲۶ پر

مسلمانوں کے حقوق

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مومنوں کو آپس میں رحم محبت اور مہربانی کرنے میں یوں دیکھو گے گویا وہ ایک ہی جسم ہیں اور جسم کے کسی ایک حصہ کو تکلیف ہو تو سارا جسم بے خوابی اور بخار میں اس کا ساتھ دیتا ہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو مسلمان اپنے بھائی کی عزت کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ پر اس کا یہ حق ہو جاتا ہے کہ قیامت کے دن اسے جہنم کی آگ سے بچائے۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور جو اپنے بھائی کی حاجت میں مصروف ہوگا اللہ اس کی حاجت روائی کریگا اور جو کسی مسلم بھائی کی تکلیف دور کریگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیوب کسی پر ظاہر نہ ہونے دے گا۔

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا ہم کو مریض کی تیمارداری کا۔ جنازوں کے پیچھے چلنے کا، چھینک والے کی چھینک کے جواب دینے کا، سلام کا جواب دینے کا، پکارنے والے کی پکار قبول کرنے کا، قسم کے پورے کرنے کا اور مظلوم کی مدد کرنیکا اور ہم کو روکا سونے کی انگوٹھی پہننے، قسم کے ریشم استعمال کرنے اور چاندی کے برتن برتنے سے۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا یاد رکھو، اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک دوسرے کی جان مال کو ایسے ہی حرام کر دیا ہے جیسے تمہارا یہ دن یہ شہر اور یہ مہینہ حرمت والا ہے سنو کیا میں نے تم تک پہنچا دیا! لوگوں نے کہا کہ حضورؐ! آپ نے پہنچا دیا آپ نے تین بار یہ الفاظ دہرائے اے اللہ گواہ رہنا۔ یاد رکھو میرے بعد دوبارہ اس طرح کفر نہ کرنے لگنا کہ تم ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن مومن کے لئے ایک عمارت کی طرح ہے جس کا ہر حصہ دوسرے حصے کو مضبوط بناتا ہے پھر آپ نے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کر کے بتایا کہ یوں۔

اس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے انسان مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

مومن مومن کا آئینہ ہے اور مومن مومن کا بھائی ہے

محمد یونس آرائیں ۔ ٹنڈو آدم

وہ اسے نقصان دہ چیز سے بچاتا ہے اور اس کی غیر حاضری میں اس کی حفاظت کرتا ہے۔

کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ عرض کیا گیا مفلس ہم میں سے وہ ہے جس کے پاس روپیہ اور سامان نہ ہو فرمایا بے شک مفلس میری امت میں وہ ہے جو قیامت میں نماز روزہ وغیرہ لائے مگر کسی کو اس نے گالی دی ہوگی کسی کو بہتان لگایا ہوگا یا کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا ان کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی تو اگر ان لوگوں کے حقوق کی ادائیگی سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہوگئی تو (مظلوموں کے گناہوں سے اس کی تلافی ہوگی) وہ گناہ ان سے لے کر اس پر ڈال دیئے جائینگے پھر جہنم میں در سا دیا جائے گا۔

جو مسلمان دوسروں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے اور اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو خوشی اسے برداشت کرتا ہے وہ اس شخص سے کہیں بہتر ہے جو دوسروں سے الگ تھلگ رہتا ہے اور اسے کوئی تکلیف پہنچے تو برداشت نہ کرے۔

ایک مومن سراپا الفت و محبت ہے یاد رکھو اس شخص میں کوئی خوبی نہیں جو نہ دوسروں سے محبت کرے نہ دوسرے اس سے محبت کریں۔

دین خیرخواہی کا نام ہے اللہ کی اللہ کی کتاب کی اور اس کے رسولؐ کی مسلمانوں کے قائدین کی اور مسلم عوام کی اللہ تعالیٰ نے ہر شئے سے حسن سلوک کرنا فرض قرار دیا ہے (بطور سزا) قتل کرنا ہو تو احسن طریقے سے کرو جانور ذبح کرنا ہو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو۔ (مثلاً) چھری تیز کر لو اور ذبیحہ کو سکھ پہنچاؤ۔

کسی مسلمان کی حاجت کو پورا کرنا مسجد نبوی میں بیس سال کے اعتکاف کرنے سے بھی زیادہ موجب اجر ہے۔

کسی عربی کو کسی غیر عربی پر فضیلت نہیں اور نہ کسی غیر عرب کو عربی پر فضیلت ہے سب کے سب آدم کے بیٹے ہیں

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان

صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس

اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی

فون نمبر: ۲۴۵۸۰۳

ختم نبوتؐ کا معنیٰ و مفہوم

قسط نمبر۲

قرآن کریم، احادیث نبویؐ اور لغت کی روشنی میں

امام ابو حنیفہؒ کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ مجھے موقع دو کہ اپنی نبوت کی علامات پیش کروں۔ اس پر امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا جو کوئی اس شخص سے نبوت کی علامت طلب کرے گا وہ بھی کافر ہو جائیگا ـــــــــــــ"

کیونکہ نبیٔ آخر الزماں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں کہ لا نبی بعدی"

ایک گروہ جس نے اس دور میں نبی نبوت کا فتنۂ عظیم کھڑا کیا ہے۔ لفظ خاتم النبیین کے معنی "نبیوں کی مہر" کرتا ہے اور اس کا مطلب یہ لیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر لگنے سے نبی بنیں گے، یا بالفاظ دیگر جب تک کسی کی نبوت آپ پر صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نہ لگے وہ نبی نہ ہو سکے گا۔

جس آیت میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہا گیا ہے۔ اس الفاظ یہ ہیں۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

لیکن جس سلسلۂ بیان میں یہ آیت وارد ہوئی ہے اس کے اندر رکھ کر اسے دیکھا جائے تو اس لفظ کا یہ مفہوم لینے کی قطعاً کوئی گنجائش نظر نہیں آتی بلکہ اگر یہی اس کے معنی ہوں تو یہاں یہ لفظ بے محل ہی نہیں، مقصود کلام کے بھی خلاف ہو جاتا ہے آخر اس بات کی کیا تک" ہے کہ اوپر سے تو نکاح زینبؓ پر معترضین کے اعتراضات اور ان کے پیدا کئے ہوئے شکوک و شبہات کا جواب دیا جا رہا ہو اور یکایک یہ بات کہہ ڈالی جائے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مہر ہیں۔

آئندہ جو بھی نبی بنے گا، ان کی مہر لگ کر بنے گا اس سیاق و سباق میں یہ بات نہ صرف یہ کہ بالکل بے تکی ہے بلکہ اس سے استدلال الٹا کمزور ہو جاتا ہے جو اوپر سے معترضین کے جواب میں چلا آ رہا ہے۔ اس صورت میں تو معترضین کے لئے یہ کہنے کا اچھا موقع تھا کہ آپ یہ کام اس وقت نہ کرتے تو کوئی خطرہ نہ تھا اس رسم کو مٹانے کی ایسی ہی کچھ شدید ضرورت ہے۔ تو آپ کے بعد آپ کی مہر لگ کر جو انبیاء آتے رہیں گے ان میں سے کوئی اسے مٹا دے گا۔

ایک دوسری تاویل اس گروہ نے یہ بھی کی ہے کہ "خاتم النبیین" کے معنی افضل النبیین کے ہیں۔ یعنی نبوت کا دروازہ تو کھلا ہوا ہے، البتہ کمالات نبوت حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئے۔ لیکن یہ مفہوم لینے میں وہی قباحت ہے جو اوپر ہم نے بیان کی ہے سیاق و سباق سے یہ مفہوم بھی کوئی مناسبت نہیں رکھتا بلکہ اس کے خلاف پڑتا ہے کفار و منافق کہہ سکتے ہیں کہ حضرت کم تر درجے کے ہی سہی، بہرحال آپکے بعد نبی آتے رہیں گے پھر کیا ضرور تھا کہ اس رسم کو بھی آپ ہی مٹا کر تشریف لے جاتے۔

لغت کی رُو سے

پس جہاں تک سیاق و سباق کا تعلق ہے وہ قطعی طور پر اس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ یہاں خاتم النبیین کے معنی سلسلۂ نبوت کو ختم کر دینے والے کیئے جائیں اور یہ سمجھا جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی آنے والا نہیں ہے لیکن یہ صرف سیاق ہی کا تقاضا نہیں ہے لغت بھی اسی معنی کی مقتضی ہے عربی لغت اور محاورے کی رو سے "ختم" کے معنی مہر لگانے، بند کرنے، آخر تک پہنچ جانے اور کسی کام کو پورا کر کے فارغ ہو جانے کے ہیں۔

خَتَمَ الْعَمَلَ کے معنی ہیں فَرَغَ مِنَ الْعَمَلِ کام سے فارغ ہو گیا"۔

خَتَمَ الْاِنَاءَ کے معنی ہیں "برتن کا منہ بند کر دیا۔ اور اس پر مہر لگا دی کہ نہ کوئی چیز اس میں سے نکلے اور نہ کچھ اس کے اندر داخل ہو۔

خَتَمَ الْکِتَابَ کے معنی ہیں خط بند کر کے اس پر مہر لگا دی کہ نہ کوئی بات اس کی سمجھ میں آئے نہ پہلے سے جمی ہوئی کوئی بات اس میں سے نکل سکے۔

خِتَامُ کُلِّ مَشْرُوبٍ وہ مزا جو کسی چیز کو پینے کے بعد آخر میں محسوس ہوتا ہے۔

خَاتِمَةُ کُلِّ شَیْءٍ عَاقِبَتُہٗ وَ اٰخِرَتُہٗ "ہر چیز کے خاتمہ سے مراد ہے اس کی عاقبت اور آخرت"۔

خَتَمَ الشَّیْءَ بَلَغَ اٰخِرَہٗ "کسی چیز کو ختم کرنے کا مطلب ہے، اس کے آخر تک پہنچ جانا اسی معنی میں ختم قرآن بولتے ہیں۔ اور اسی معنی میں سورتوں کی آخری آیات کو خواتیم کہا جاتا ہے۔

خَاتِمُ الْقَوْمِ اٰخِرُھُمْ "خاتم القوم سے مراد ہے قبیلے کا آخری آدمی" (ملاحظہ ہو لسان العرب قاموس اور اقرب الموارد)

اس بنا پر تمام اہل لغت اور اہل تفسیر نے بالاتفاق خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کیئے ہیں۔

عربی لغت اور محاورے کی رو سے خاتم کے معنی ڈاکخانہ کی مہر کے نہیں ہیں جسے لگا لگا کر خطوط جاری کیے جاتے ہیں۔ بلکہ اس سے مراد وہ مہر ہے جو لفافے پر اس لیے لگائی جاتی ہے کہ نہ اس کے اندر سے کوئی چیز باہر نکلے اور نہ باہر کی کوئی چیز اندر جائے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

قرآن کے سیاق و سباق اور لغت کے لحاظ سے

اس لفظ کا جو مفہوم ہے اس کی تائید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریحات کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر چند صحیح ترین احادیث ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔

۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کی قیادت انبیاءؑ کیا کرتے ہیں جب کوئی نبی مرجاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ بلکہ خلفاء ہوں گے (بخاری کتاب المناقب، باب ماذکر عن بنی اسرائیل)

۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک عمارت بنائی۔ اور خوب حسین وجمیل بنائی۔ مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹی ہوئی تھی۔ لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی پر اظہار حیرت کرتے تھے مگر کہتے تھے کہ اس جگہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں (یعنی میرے آنے پر نبوت کی عمارت مکمل ہوچکی ہے اب کوئی جگہ باقی نہیں ہے جسے پر کرنے کے لیے کوئی آئے (بخاری کتاب المناقب باب خاتم النبیین)

اسی مضمون کی چار حدیثیں مسلم، کتاب الفضائل، باب خاتم النبیین میں ہیں اور آخری حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں "جئت فختمت الانبیاء" پس میں آیا۔ اور میں نے انبیاء کا سلسلہ ختم کردیا۔"

یہی حدیث انہی الفاظ میں ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل النبی، اور کتاب الآداب باب الامثال میں ہے۔ مسند ابوداؤد طیالسی میں یہ حدیث جابرؓ بن عبداللہ کی روایت کردہ احادیث کے سلسلہ میں آئی ہے اور اس کے آخری الفاظ یہ ہیں "ختم بی الانبیاء" "میرے ذریعہ سے انبیاء کا سلسلہ ختم کیا گیا۔"

مسند احمد میں تھوڑے تھوڑے لفظی فرق کیساتھ اس مضمون کی احادیث حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کی گئی ہیں۔

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجھے چھ باتوں میں انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے (۱) مجھے جامع اور مختصر بات کہنے کی صلاحیت دی گئی (۲) مجھے رعب کے ذریعے نصرت بخشی گئی۔ (۳) میرے لیے اموال غنیمت حلال کیے گئے (۴) میرے لیے زمین کو مسجد بھی بنادگیا اور پاکیزگی حاصل کرنے کا ذریعہ بھی (یعنی میری شریعت میں نماز صرف مخصوص عبادت گاہوں میں ہی نہیں بلکہ روئے زمین پر ہر جگہ پڑھی جاسکتی ہے اور پانی نہ ملے تو میری شریعت میں تیمم کرکے وضو کی حاجت بھی پوری کی جاسکتی ہے۔ اور غسل کی حاجت بھی (۵) مجھے تمام دنیا کے لیے رسول بنایا گیا (۶) اور میرے اوپر انبیاء کا سلسلہ ختم کردیا گیا۔ (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

باقی آئندہ

کثرت تصنیف، امت محمدیہ کی خصوصیات ہے

از حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ

قرآن پاک کا یہ اعجاز بھی ہے کہ امام اوزاعیؒ نے لکھا ہے کہ کثرت تصنیف اس امت کی خاصیت ہے کہ اتنی تصانیف دنیا کی کسی امت میں نہیں ہوتیں۔ جتنی اس میں ہیں۔ ملکوں میں کتب خانے بھرے پڑے ہیں۔ اور ہر کتاب کو دیکھو وہ قرآن کی کسی آیت کی تشریح اور تفسیر ہے۔ حجاز کے کتب خانوں میں لاکھوں کتابیں ہیں۔ مصر کے کتب خانوں کو دیکھو سو برس سے مصری حکومت عاجز ہوگئی۔ مگر مصر شہر کی کتابوں کا عشر عشیر ابھی نہیں چھپ سکا۔

تاتار نے جب مسلمانوں پر قبضہ کیا۔ اور بغداد کی خلافت کو تہ و بالا کیا ہے تو مسلمانوں نے پل توڑ دیا تھا تاکہ دشمن دریا عبور نہ کرسکے۔ تو صرف ایک کتب خانہ جو دریا کے قریب تھا۔ تاتاریوں نے اس پر قبضہ کیا۔ اور اس کی کتابیں دریا میں ڈال کر پار تک اتنی چوڑی سڑک بنائی کہ تین گاڑیاں برابر گذاری جاسکتی تھیں۔ اور روشنائی جو گھلی تو اس سے ایک مہینہ تک دجلہ کا پانی سیاہ چلتا رہا۔ لکھتے ہیں کہ اس زمانے میں علماء کو دوات میں روشنائی ڈالنے کی ضرورت نہیں تھی۔ دجلہ کا پانی دوات میں بھرتے تھے۔ اس سے قلم چلتا تھا۔ اتنی سیاہی پھیل گئی تھی۔ یہ ایک کتب خانے کا حال ہے۔ کہ جس سے تاتاریوں نے پل بنا دیا۔ اور ایسے ہزاروں کتب خانے بغداد میں موجود تھے۔

اندلس (اسپین) کے اتنے کتب خانے تھے کہ جب مسلمانوں کا قبضہ اٹھا اور یہ عیسائیوں نے قبضہ کیا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ ان کے لٹریچر کو تباہ کردو۔ جب تک یہ لٹریچر باقی ہے۔ ان میں روح ایمان باقی رہے گی۔ تو عیسائی حکومت نے مستقلاً ارادہ کیا کہ مسلمانوں کے کتب خانے تباہ کیے جائیں۔ اس کے لئے ایک مستقل عملہ بنایا گیا۔ جو سارے کتب خانے کو آگ لگا دے۔ جلا دے، تلف کردے۔ اس کا انچارج آفیسر مقرر کیا۔ تو لکھتے ہیں کہ پچاس برس میں جاکے اندلس کے کتب خانے کو ختم کیا ہے۔ یہ صرف قرآن کے طفیل تھا۔ ہر ایک کتاب کسی آیت کی تفسیر تھی۔ تو کثرت تصنیف اس امت کی خاصیت ہے اس کی تصنیف کو دیکھو کہ دنیا کی امتیں آج مصنف بنی ہیں۔ ورنہ اگر وہ اپنی ذات سے مصنف تھیں۔ تورات اور انجیل کے شباب کے زمانے میں کتنی کتابیں تصنیف ہوئیں۔ زبور کے شباب کے زمانے میں کتنے کتب خانے بھرے گئے۔ کوئی نشان نہیں۔ یہ قرآنؐ کے زمانے میں کیوں مصنف بنے؟ تو حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم ہی کا طفیل ہے کہ مسلمانوں کے مواعظ، ان کی تقریریں ان کی شعر بیانی غیر شعوری طور پر اقوام (عالم) میں اثر کرتی رہی۔ ان میں اتنی طاقت پیدا کی۔ اس لئے آج وہ مصنف بنے۔ اور تصنیفیں کیں۔ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصنف ہونے کی دلیل یہ ہے کہ دنیا کو کتب خانوں سے بھر دیا۔

(خطبات حکیم الاسلام جلد نمبر ۱، صفحہ ۲)

قادیانی جوروستم کا ایک منظر

ایک مظلوم قادیانی کی رودادِ مظلومیت

یہ عاجز چک سکندر ضلع گجرات کا باشندہ اور پیدائشی قادیانی تھا حتیٰ کہ بہشتی مقبرہ کی سند بھی حاصل کی ہوئی تھی

جن لوگوں کی مرزائیت کی تاریخ پر نظر ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ مرزائیت کا خمیر ظلم و بربریت سے اٹھایا گیا ہے۔ ظلم و ستم مرزائی قیادت کا بہترین مشغلہ ہے۔ ذیل میں قادیانی قیادت کے ہاتھوں ایک اہم قادیانی کی مظلومیت کی داستان شائع کر رہے ہیں۔ یہ ۱۹۵۶ء کی بات ہے۔ اپنی مظلومیت کی داستان لکھنے والا قادیانی ہے۔ اس نے اپنی داستان میں مرزائیت کو احمدیت سے تعبیر کیا ہے۔ مگر ہم اس کو جائز نہیں سمجھتے۔ مگر اس میں ردو بدل ہمارے لئے ممکن نہ تھا۔ تاکہ عبارت تحریف کا شکار نہ ہو جائے۔ ہماری اس مجبوری کو سامنے رکھ کر اس داستانِ مظلومیت کو پڑھا جائے۔ دراصل یہ ایک درخواست ہے۔ جو ایس پی جھنگ کو ۱۹۵۶ء میں ایک مرزائی نے اپنی قیادت کے خلاف دی۔ جس کے تحت ان پر مقدمہ درج ہوا۔ ایف آئی آر کی نقل پڑھ کر اندازہ کریں کہ مرزائی قیادت کس طرح اپنے ہم عقیدہ لوگوں پر ظلم ڈھاتی ہے۔ اپنوں پر جن کے مظالم کا یہ عالم ہے۔ تو دوسروں پر وہ کیا کچھ نہیں کرتے ہوں گے۔ اس سے اس کا بخوبی اندازہ ہو جائے گا۔

(ادارہ)

تحریر: صدرالدین قادیانی

مرزا محمود خلیفہ ربوہ کی تحریرات اس امر پر شاہد ہیں کہ آنجناب کو ایک طویل عرصہ سے اپنی ریاست قائم کرنے کا شوق دامن گیر ہے۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے اپنے معتقدین کو متواتر استعمال کیا جا رہا ہے۔ اگر کبھی کبھار کوئی مرید ایسا پیدا ہو گیا۔ جو اپنے انجام سے بے خوف اور خلیفہ ربوہ کی سزا سے لاپرواہ ہو کر مرزا محمود کے رازہائے دروں پردہ کے انکشاف پر تل گیا۔ تو اس کی زندگی خطرہ میں پڑ گئی۔ اور اس پر مصائب کا دور دورہ شروع ہو گیا۔

موجودہ خلیفہ ربوہ کا سابقہ مرکز قادیان تھا جہاں مختلف طور طریقوں اور ہتھکنڈوں سے مرزا محمود نے اپنے مریدوں کو اپنے جال میں کچھ اس طرح جکڑ لیا تھا۔ کہ وہاں کی چار دیواری میں ان کے کسی ظلم کے خلاف فریاد تقریباً ناممکن تھی۔ قصبہ قادیان میں مرزا محمود کو جو طاقت حاصل ہو گئی۔ اور بہشتی مقبرہ کی بدولت آمدنی کا جو ذریعہ پیدا ہو گیا تھا۔ اس کے پیش نظر خلیفہ قادیان نے قیام پاکستان کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہوئے اکھنڈ ہندوستان کا نعرہ بلند کیا۔ مگر جب پاکستان قائم ہو گیا۔ اور مجبوراً آنجناب کو اپنی مصنوعی ریاست کو راتوں رات مفارقت دینا پڑا۔ تو رتن باغ لاہور کے قیام نے آپ کو یہ احساس دلایا کہ وہ دوبارہ اپنی ایسی رہائش کا انتظام کریں۔ جہاں کی آبادی خالصتاً اپنے مریدوں پر مشتمل ہو۔ تاکہ دوسرے لوگ آپ کے اندرونی حالات سے واقف نہ ہو سکیں۔ چنانچہ موضع ربوہ کی داغ بیل ڈالی گئی۔ اور غریب معتقدین کو وہاں آباد ہونے کی دعوت دی گئی۔ چند ہی سالوں میں پھر انہی مظالم کا دور دورہ شروع ہو گیا۔ جو قبل از تقسیم قادیان میں جاری تھا۔ کیونکہ ربوہ میں بھی ان لوگوں کو آباد ہونے کی دعوت دی گئی تھی۔ جن کی ضعیف الاعتقادی اندھی تقلید کا درجہ رکھتی ہے۔ اور وہ کسی ظلم کے خلاف بینی شہادت (جو مرزا محمود کے خلاف ہو) کے لئے بھی تیار نہیں ہو سکتے۔ اندریں حالات مرزا محمود کو اپنی چار دیواری میں ظلم و ستم کی جسارت صرف اس لئے ہے کہ اس کے خلاف۔ گواہ میسر نہیں آسکتے۔ اور اس نے اسی ہتھکنڈے کی بدولت قصبہ ربوہ میں اپنی متوازی حکومت قائم کر رکھی ہے۔ جہاں انکی اپنی عدالت پولیس اور مختلف ادارے موجود ہیں۔

چونکہ مرزا محمود اس وقت تک حکومت پاکستان کی گرفت سے محفوظ ہے۔ اور ابھی تک حکومت اس کی حکومت در حکومت کو برداشت کر رہی ہے۔ اور ان مظلوم انسانوں کو خلیفہ ربوہ کے جور و ستم سے نجات دلانے کا احساس نہیں ہوا۔ اس لئے یہ ستم رسیدہ عاجز ان چند سطور کے ذریعہ اس ظلم و ستم کی داستان کو ان معزز حکام بالا کی خدمت میں پیش کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ جو وقتاً فوقتاً پاکستان کے ہر شہری کو شہری آزادی اور شہری حقوق عطا کئے جانے کا یقین دلاتے رہتے ہیں۔

مرزا محمود کے جور و ستم کا قصہ کوئی نئی داستان نہیں بلکہ اس کا سلسلہ ۱۹۱۴ء سے جاری ہے جب آنجناب نے خلافت کی گدی سنبھالی۔ ظلم

مرزا محمود نے ربوہ میں اپنی متوازی حکومت قائم کر رکھی ہے جہاں پولیس عدالت او رمختلف ادارے موجود ہیں

دستم کا پہلا وار جماعت کے ان مقتدر ذی اثر، مخلص اور اہل علم احباب پر ہوا۔ جن کی قادیان میں موجودگی مرزا محمود کے راستہ میں سدراہ تھی۔ کیونکہ وہ خلیفہ کی علمی قابلیت اور اخلاق و کردار سے واقف تھے۔ چنانچہ ان سب کو دہشت انگیزی کے ذریعہ شہر بدر کر دیا گیا۔ خلیفہ اول مولانا حکیم نورالدین صاحب کے صاحبزادے میاں عبدالحی صاحب کی پر اسرار موت کے بعد ان کے باقی خاندان کو ذلیل و خوار کرنے کے جو طور طریقے اختیار کئے گئے۔ وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ کچھ زیادہ عرصہ گزرنے نہ پایا کہ مولانا محفوظ الحق علمی اور ان کے ساتھیوں کو قادیان سے نکال دیا گیا۔ یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا۔ مرزا محمود کے حوصلے بلند ہوتے گئے۔ اور قتل و غارت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

مولانا عبدالکریم صاحب مباہلہ پر قاتلانہ حملے ان کی بلڈنگ کو نذر آتش کرنا۔ اور حاجی محمد حسین صاحب کا قتل، و دیگر واقعات تو اس درجہ مشہور ہیں کہ ان کو دہرانے کی ضرورت ہی نہیں۔ جماعت قادیان کے چوٹی کے عالم مولانا عبدالرحمٰن صاحب مصری اور منشی فخر الدین صاحب ملتانی، حکیم عبدالعزیز صاحب، مجاہد بخارا محمد امین خان کی داستان مظلومیت اور ملتانی صاحب کا دن دہاڑے قتل، و دیگر واقعات کی تفصیلات میں ہم جانا نہیں چاہتے۔ کیوں کہ یہ واقعات اس زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس کو دور غلامی کا نام دیا جاتا ہے۔ اور اس دور میں مرزا محمود اپنے پیشہ جاسوسی کی بدولت انگریز کو خوش کرنے میں کامیاب تھا۔ اور اس وقت کے اکثر حکام مرزا محمود کی چاپلوسی اور خوشامد سے متاثر ہو کر اس کی پردہ پوشی کیا کرتے تھے۔ لیکن وہ وقت بیت گیا۔ اور اب ہم ایک جمہوری نظام کے تحت اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں اگر اس وقت بھی ہماری معروضات پر توجہ نہ دی گئی اور میرے ایسے مظلوم پاکستانی شہریوں کو مرزا محمود کے چنگل سے نجات نہ دلائی گئی

تو یہ امر ان اصولوں سے انحراف ہو گا۔ جو ایک جمہوری ملک کے طرہ امتیاز ہیں۔

چونکہ یہ عاجز اپنی داستان مظلومیت کو فرداً فرداً بیان کرنے سے قاصر ہے۔ اس لئے میں اس ٹریکٹ کے ذریعے اپنے دوست و احباب اور اہل ملک تک اپنی آواز پہنچانا اپنا فرض منصبی سمجھتا ہوں۔ کیونکہ میری داستان اس شخص کے مظالم کے خلاف احتجاج ہے۔ جو مذہب نام کو اپنی اغراض مخصوصہ کے لئے استعمال کرنے اور بندگان خدا کی ضعیف الاعتقادی کا ناجائز فائدہ اٹھانے کا عادی ہو چکا ہے۔

میں نے غبن کا انکشاف کیا تو میرے بیوی بچوں پر قبضہ کر لیا اور میری جان خطرے میں پڑ گئی

یہ عاجز موضع چک سکندر ضلع گجرات کا باشندہ ہے۔ اور پیدائشی قادیانی تھا حتےٰ کہ بہشتی مقبرہ کی سند بھی حاصل کی ہوئی تھی۔ جوش عقیدت میں ۱۹۳۲ء میں مجھے قادیان میں سکونت پذیر ہونے کا شوق دامن گیر ہوا۔ اور میں نے اپنی تمام وطنی جائیداد فروخت کر کے قادیان میں مکان خرید لیا۔ اس ہجرت کی محرک میری دوسری شادی تھی۔ جو مرزا محمود کے حکم سے میں نے غیر برادری میں کی۔ شادی کے ذریعہ جکڑ بندی کے قادیانی ہتھکنڈے سے میں اس وقت واقف ہی نہ تھا۔ ورنہ ممکن تھا کہ میں غیر برادری میں شادی کے نتیجے میں اپنے وطن کو نہ چھوڑتا۔ لیکن اس وقت کا ماحول ہی یہ تھا۔ کہ امام (مرزا محمود) کا ہر حکم خدائی حکم کا درجہ رکھتا ہے۔ میری پہلی شادی میرے مسلمان رشتہ داروں میں ہوئی تھی۔ میری بیوی کی فوتیدگی پر بھی میری برادری کے مسلمان رشتہ دار بخوشی مجھے رشتہ دینے پر آمادہ تھے۔ مگر چونکہ خلیفہ کا حکم یہ تھا۔ کہ کوئی قادیانی مسلمانوں میں رشتہ نہیں کر سکتا۔ بصورت حکم عدولی سزا دی جاتی۔ بدیں وجہ میں نے خلیفہ قادیان کی خدمت میں تحریری درخواست پیش کی۔ کہ مجھے مسلمانوں میں رشتہ کی اجازت دی جائے۔ مگر یہ درخواست منظور نہ ہوئی۔ اور مجبوراً مجھے خلیفہ قادیان کی منتخب کردہ جگہ (غیر برادری) میں شادی کرنی پڑی جس کی سزا میں آج بھگت رہا ہوں۔ اور مرزا محمود کی سیاستدانی کی داد دے رہا ہوں۔ غرضیکہ میری مستقل رہائش قادیان میں ہو گئی۔ گو میں سرکاری ملازمت کے سلسلے میں قادیان سے باہر رہا۔ بدیں وجہ مجھ پر قادیان کے کسی راز کا انکشاف نہ ہوا۔ تقسیم ملک کے بعد میں کھاریاں ضلع گجرات میں بحیثیت مہاجر آباد ہوا۔ ستمبر ۱۹۵۰ء میں میں سرکاری ملازمت سے پنشن پا گیا۔ ستمبر ۱۹۵۳ء میں مجھے خلیفہ ربوہ نے دفتر بیت المال ربوہ میں کام کرنے کے لئے بلوا لیا۔ خلیفہ کے حسن ظن سے متاثر ہو کر میں نے پوری محنت اور جانفشانی سے حسابات کا لاکھوں روپیہ کے ہیر پھیر کا مشاہدہ کیا۔ چونکہ منبر پر خلیفہ کے ہر وعظ کا نچوڑ یہ ہوتا تھا کہ دیانتداری ہمارا اصل الاصول ہے۔ اور جماعت کی بہترین خدمت یہ ہے کہ بددیانتوں کا سراغ لگایا جائے۔ اسے خدمت کو سرانجام دینے والے میری دعاؤں کے

مطب صدیقی

مستحق ہوں گے۔ نتیجتاً مجھے اس خدمت کے بجا لانے کا شوق پیدا ہو گیا۔ اور مجھے یقین تھا کہ میری محنت کی داد دی جائے گی۔ اور میں اس خدمت کے صلہ میں حضور کا مقرب بن جاؤں گا۔ حضور خوش ہو گئے تو خدا راضی ہو جائے گا۔ مگر وائے قسمت کہ بعد کے واقعات نے کچھ اور ہی منظر پیش کیا۔ اور مجھے معلوم ہو گیا کہ جناب کے وعظ اور خطبے محض دکھلاوا ہیں۔ اور در پردہ آنجناب ہی ہیر پھیر کے ذمہ دار افراد کے سرپرست ہیں۔ اس انکشاف نے جب مجھے مزید جستجو کی طرف مائل کیا تو مجھے چند ہی دنوں میں ان الزامات کی بھی تصدیق ہو گئی۔ جو ان کے احباب کی ذات پر عائد کر کے دعوت مباہلہ دیتے رہے۔ میرا اخلاص اور عقیدت رخصت ہو گئے۔ اور مجھے ان انسانیت سوز حالات کا علم ہو گیا۔ جن کا چرچا اب اتنا عام ہو چکا ہے۔ کہ کسی الزام کو دہرانے کی میں ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ بالخصوص جبکہ اراکین مرکزی حقیقت پسند پارٹی، اخبارات، کتب اور ٹریکٹوں کے ذریعے تمام الزامات پبلک کے سامنے پیش کر چکے ہیں۔ پارٹی کے اراکین راجہ بشیر احمد

محسوس کیا کہ اگر میں نے ربوہ میں مزید قیام کیا تو میری زندگی کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ انہی دنوں مجھ پر یہ بھی انکشاف ہو گیا کہ خلیفہ ربوہ نے میری دوسری شادی

مرزا محمود اپنے پیشۂ جاسوسی کی بدولت انگریز کو خوش کرنے میں کامیاب تھا۔

غیر برادری میں کیوں کرائی تھی۔ کیونکہ میری بیوی نے میرا ساتھ دینے کی بجائے مرزا محمود کے احکام کو مقدم سمجھا۔ تاکہ میں اپنے بچوں کی علیحدگی کے خوف سے خلیفہ کے سامنے ہتھیار ڈال دوں۔ اور ان حقائق کی پردہ پوشی کروں۔ جن کا مجھے علم ہو گیا ہے۔ بغرض یہ کہ خلیفہ ربوہ کو یہ معلوم ہو گیا کہ ان سے میری عقیدت ختم ہو چکی ہے۔ اور میں نہ صرف روپیہ کے غبن اور ہیر پھیر بلکہ اس کے اندرونی راز ہائے سربستہ سے بھی واقف ہو چکا ہوں۔ اس لئے ان کو یہ یقین ہو گیا کہ مجھ پر ان کے تقدس کا پردہ چاک ہو گیا ہے۔ لہٰ

ضلع گجرات بہ مضمون ذیل مشتبہ حکم صاحب S-P بہادر جھنگ رپورٹ ابتدائی مرتب کی۔ جا کر تفتیش کی جاوے۔ جو درج ذیل ہے "بحضور جناب صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس ضلع جھنگ

جناب عالی!

خاکسار اصل باشندہ موضع چک سکندر تھانہ کھاریاں ضلع گجرات کا ہے۔ اور پیدائشی طور پر فرقہ احمدیہ سے تعلق رکھتا ہے۔ میری عمر اس وقت ۶۰/۶۲ سال ہے۔ امام جماعت احمدیہ کے حکم پر ۱۹۳۵ء میں برادری کو چھوڑا۔ اور پھر اس کے نتیجہ میں گاؤں بھی چھوڑا۔ اور اپنی جدی جائیداد فروخت کر کے قادیان میں جائیداد خرید کی اور وہاں چلا گیا۔ ۱۹۴۷ء میں تبادلہ آبادی کے بعد موضع کھاریاں ضلع گجرات میں آباد ہوا۔ مگر وہاں سے ۱۹۵۳ء میں ربوہ بلا لیا گیا۔ اور صدر انجمن کے دفتر بیت المال میں میرے سپرد کام کیا گیا۔ اس کام کے سلسلے میں مجھے وہاں غبن ہوتا دکھائی دیا۔ جس کی رپورٹ میں نے ۱۸/۴/۵۴ کو امام جماعت احمدیہ کو پیش کی تقریباً ½۱ لاکھ روپے کا غبن ہے۔ جس پر انہوں نے مجھے معہ محمد اسماعیل

حکیم نورالدین کے بیٹے کی پُراسرار موت کے بعد ان کے خاندان کو ذلیل کیا گیا۔

رازی، چوہدری اصلاح الدین ناصر، چوہدری عبدالحمید، ملک عزیز الرحمٰن، ملک عطاء الرحمٰن راحت، خواجہ عبدالمجید اکبر، چوہدری غلام رسول، مظفر احمد مرزا ایم یوسف ناز، ماسٹر ہمایوں اقبال اختر، مرزا محمد حیات تاثیر صاحبان و دیگر ممبران پارٹی ببانگ دہل آنجناب کے چال چلن کو چیلنج کر رہے ہیں۔ بہر کیف مجھے جو واقعہ پیش آیا وہ میں مختصراً عرض کرتا ہوں:-

میں نے جوش عقیدت میں اپریل ۱۹۵۴ء میں لاکھوں روپے کے ہیر پھیر کی رپورٹ خلیفہ ربوہ کو دی جس پر آنجناب نے تحقیقات کا یقین دلایا۔ لیکن ہوا یہ کہ جب میں نے غبن اور ہیر پھیر کا ثبوت مہیا کر دیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میری اشد درجہ مخالفت اور خفیہ سازشوں کا جال بچھ گیا۔ میں نے

اب ان کا کوئی حربہ مجھ پر کامیاب نہ ہوگا۔ بدیں وجہ حسب عادت میرے خاتمہ کا بھی فیصلہ ہو گیا۔ اور جب مجھے حالات انتہائی خطرناک ہوتے نظر آئے۔ تو میرے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ کار باقی نہ رہ گیا۔ کہ میں حکومت پاکستان سے دادرسی کی درخواست کروں۔ چنانچہ میں نے صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس ضلع جھنگ کی خدمت میں حاضر ہو کر تحریری درخواست پیش کی۔ جس پر کارروائی شروع ہوئی۔ اور مقدمہ ۳۹ مورخہ ۴/۵۶ جرم ۴۲۸/۴۰۶ ۳۴۱/۳۸۶ تعزیرات پاکستان درج ہوا۔

کارروائی ابتدائی رپورٹ

حسب آمد تحریری درخواست ازاں صدر الدین ولد غلام قادر قوم گوجر سکنہ چک سکندر تھانہ کھاریاں

معتبر، قاضی محمد رشید مورخہ ۲/۵/۵۴ کو بلایا۔ اور حالات سننے کے بعد فرمایا کہ تم پورے کاغذ کے آدھے حصہ پر حساب بناؤ۔ اور اس کا جواب آدھے حصے پر بیت المال والے دیں۔ اور مندرجہ بالا دونوں اشخاص میری طرف سے پڑتال کر کے مجھے اصلیت سے آگاہ کر دیں۔ تو میں انفصال کروں گا۔

لہٰذا میں نے جملہ حساب ۵/۵۴ کو تیار کر کے چوہدری عزیز احمد نائب ناظر بیت المال کے حوالے کر دیا۔ جس میں کم و بیش ۳۰ لاکھ روپے کا غبن ثابت کیا گیا۔ اس کے بعد باقی حکم کی تعمیل آج تک نہیں ہوئی۔ مگر میری مخالفت آہستہ آہستہ بڑھتی گئی جس کے نتیجہ میں میں نے اپریل ۱۹۵۶ء کو ربوہ

مرزا محمود نے قیام پاکستان کی مخالفت کرتے ہوئے اکھنڈ ہندوستان کا نعرہ بلند کیا۔

چھوڑنا چاہا۔

اور اس کی تحریری طور پر اطلاع ذمہ دار افسران صدر انجمن ربوہ کو دی۔ جس پر انہوں نے مجھے روک لیا۔ اور تسلی وغیرہ دی۔ اور انسداد کا وعدہ کیا۔ مگر بجائے انسداد کے میری مخالفت دو چند ہو گئی۔ جو مختلف رنگ اختیار کرتی گئی۔

پھر اس کے بعد دسمبر میں ایک واقعہ پیش آیا۔ اور اندرونی مخالفت زیادہ تیز ہو گئی۔ اچانک مجھے پتہ چلا کہ صیغہ وصیت مجھ سے ناجائز وصولی کر رہا ہے۔ جس کا ان کو کوئی حق نہیں ہے۔ مجھے دھوکہ میں رکھا گیا ہے۔ لہٰذا میں نے ۲۱/۱/۵۴ کو ان کو ایک چٹھی لکھی۔ کہ یہ روپیہ جو مجھ سے ناجائز طور پر وصول کیا گیا ہے واپس دے دو جو جلتی پر تیل کا مصداق بنی۔ اور مجھے ربوہ چھوڑنا پڑا۔ چنانچہ میں نے مورخہ ۸/۲/۵۴ کو ۴ یوم کی رخصت لی۔ اور چلا گیا۔ اور جا کر ۱۰/۲/۵۴ کو استعفے بھیج دیا۔ ایک چٹھی امام جماعت احمدیہ کو مندرجہ بالا واقعات کے متعلق لکھی۔ جو مورخہ ۱۶/۲/۵۴ کو سپرنٹنڈنٹ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری فتح الدین نے وصول کی۔ ناظر بیت المال نے میرے استعفیٰ کے جواب میں لکھا۔ کہ آ کر چارج دو تو استعفے پر غور ہو سکتا ہے۔ میں ۱۸/۲/۵۴ کو گیا اور چارج دیا۔ مگر مجھے فارغ نہ کیا گیا۔ اور مجبوراً (جبراً) روکا گیا۔ اس کے بعد میں ۱۰/۳/۵۴ کو پھر ربوہ سے چلا گیا اور گھر جا کر سیکرٹری بہشتی مقبرہ کو نوٹس دیا کہ اگر ۱۰ یوم تک میرے روپے واپس نہ کئے۔ تو میں قانونی کارروائی کروں گا۔ یہ چٹھی مورخہ ۲۵/۳/۵۴ کو انہوں نے وصول کی میں مورخہ ...... روپوں کو لینے کے لئے ربوہ گیا۔ مگر جب وہاں پہنچا تو حالات بہت خراب نظر آئے۔ لہٰذا میں اپنی جان بچا کر واپس چلا گیا۔ اور گھر جا کر ناظر امور عامہ کو چٹھی لکھی۔ کہ میرے گھر اور بال بچوں پر ان کی (خود ساختہ) حکومت نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ جو ناجائز ہے۔ وہ میرے حوالے کر دیئے جائیں۔ ورنہ میں ان کے متعلق قانونی کارروائی کروں گا۔ اور نوٹس میں دس دن کی میعاد مقرر کر دی۔ یہ چٹھی مورخہ ۲۷/۳/۵۴ کو لکھی تھی۔ جو ۳۰/۳/۵۴ کو انہوں نے وصول کی جملہ خط و کتابت میں نے بصیغہ رجسٹری اکنالجمنٹ کی ہے۔ رسیدات و نقل چٹھی ہائے میرے پاس موجود ہیں۔ چنانچہ مجھے ۴/۴/۵۴ کو امور عامہ کے محتسب (حکومت ربوہ کے تھانیدار) مولوی عبدالعزیز کی طرف سے چٹھی موصول ہوئی کہ ۲۷/۳/۵۴ کی درخواست کے متعلق مجھے دفتر امور عامہ میں ملیں۔ لہٰذا میں مورخہ ۹/۴/۵۴ کو ربوہ گیا۔ اور ۱۰/۴/۵۴ کو دفتر میں ملا۔ جہاں انہوں نے مجھے بٹھائے رکھا۔ جب دفتر بند ہوا۔ تو (محتسب) وصیت کے کمرہ میں لے گیا۔ اور حساب وصیت کے متعلق باتیں شروع کیں۔ اس وقت اس دفتر میں قاضی عبدالرحمن سیکرٹری وصیت، محمدالدین، مسعود، ابراہیم کلرک موجود تھے۔ باتوں باتوں میں اپنی سوچی سمجھی سکیم کے تحت وہ تیز ہو گیا۔ پانچوں آدمی میرے گرد ہو گئے۔ میں نے وقت کی نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے انداز میں یکدم تبدیلی پیدا کر لی۔ تب انہوں نے مجھے کہا کہ ایک تحریر لکھ دو۔ میں رضامند ہو گیا۔ اس پر عبدالعزیز نے تحریر لکھی میں نے اس کی نقل کر کے دے دی۔ تحریر یہ تھی؟ کہ میں نے حساب دیکھ لیا ہے۔ درست ہے۔ جو (رقم) میں نے لکھی تھی۔ وہ غلط ہے۔ (رقم) ۷۷۵/- روپے درست ہے۔ جو ادا کئے جاویں اس ساری جبری کارروائی کے دوران میں عبدالعزیز پستول نکالے میرے سر پہ کھڑا رہا۔ دوسرے چاروں آدمی بھی اس کے ساتھ شریک تھے۔ میں نے اس جبر کی وجہ سے اور دوسرے اس لئے کہ میرا بال بچہ بھی ان کے قبضہ میں تھا۔ یہ تحریر لکھ دی۔ ورنہ میرا دو ہزار روپیہ ہی قابل وصول تھا۔ تحریر حاصل کرنے کے بعد مجھے چھوڑ دیا گیا۔ اور کہا کہ پرسوں تک تمہیں رقم دیدی جائے گی۔ اس کے بعد مجھ پر سخت نگرانی شروع کر دی گئی۔ ۱۲/۴/۵۴ کو پھر بلایا گیا۔

اور کہا کہ رسید لکھ دو کہ روپے وصول کر لئے۔ میں نے کہا کہ روپے دے دو، رسید دے دیتا ہوں۔ محمدالدین کلرک نے ایک معمولی سی چٹ دے دی۔ اور کہا کہ وہ روپے دوپہر تک دے دے گا۔ لہٰذا میں نے یہ سمجھتے ہوئے کہ کسی طرح روپے مل جائیں تو میں اپنا بال بچہ لے کر چلتا ہوں۔ رسید بھی لکھ دی۔ جب دوپہر کو (دفتر سے) اس نے روپے برآمد کر لئے۔ اور میں نے رقم کا مطالبہ کیا تو وہ کہنے لگا کہ ان روپوں میں سے ۴۰۷/- روپے چندہ عام ادا کرو۔ اور جو کاغذات تمہارے پاس ہیں۔ وہ لا کر مجھے دے دو تب میں تم کو ۳۷۰/- روپے ادا کروں گا۔ میں نے کہا کہ اگر میں ایسا نہ کروں تو پھر؟ اس نے کہا تو پھر مولوی عبدالعزیز جو کہ اس وقت تھانہ لالیاں گیا ہوا تھا۔ آویگا تو بات کریں گے اب میں اس بات کو بھانپ گیا۔ کہ مجھے دھوکہ دے کر یہاں بلایا گیا ہے۔ جب ان کو یہ معلوم ہو گیا کہ کاغذات تو اس نے چھپا دیئے ہیں۔ چونکہ میرے سب کاغذات گاؤں میں تھے تو میں (ان کے نرغے سے) بچ نہیں سکتا۔ لہٰذا میں نے اس کو جھوٹی تسلی دی اور کہا کہ کاغذات لا کر دیتا ہوں۔ اور دفتر سے چلا گیا۔ اور نہایت ہی احتیاط سے وہاں سے بھاگنے میں کامیاب ہوا۔ اور وہاں سے بھاگ کر جھنگ پہنچا۔ اب میں ان کی دست برد سے باہر ہوں۔ اور کاغذات بھی محفوظ ہیں۔ وہ ان دونوں چیزوں میں ایک پر۔ یا تو میرے پر یا میرے کاغذات پر قابو پانا چاہتے تھے۔ کیونکہ اگر وہ مجھے ختم کر دیں تو کاغذات کسی کام کے نہیں، اور نہ کسی کو علم ہے کہ انہوں نے کیا کام کیا ہے۔ اور اگر وہ تمام کاغذات مجھ سے حاصل کر لیں تو میں کوئی چیز نہیں ہوں۔ ان حالات میں حضور کی خدمت میں التماس ہے کہ میری حق رسی فرمائی جاوے۔ میرے بچے اور سامان سب کچھ ان کی تحویل میں ہے۔ جہاں تک میرا پہنچنا ناممکن ہے۔

دستخط اردو خاکسار صدرالدین ولد اللہ آباد
قوم گوجر سکنہ چک سکندر تھانہ کھاریاں ضلع گجرات
۲-۵-۷۴

کارروائی پولیس:۔
مضمون درخواست سے صورت ۲
۴۴۸/۴۰۷، ۳۴۲/۳۸۹ ت پ پاک۔ جا کر رپورٹ ابتدائی بذا مرتب ہوئی۔ سب انسپکٹر صاحب انچارج سلسلہ مقدمہ ۳۶ تفتیش جرم ۵۷ ت پ درج کر گئے ہوئے ہیں۔ لہذا اصل رپورٹ ابتدائی بغرض تفتیش بخدمت سب انسپکٹر صاحب ارسال کی گئی۔ اصل کاغذات بھی شامل رپورٹ ابتدائی روانہ کئے گئے۔ ۲۳-۵-۷۴

دستخط غلام عباس محرر ہیڈ کنسٹیبل لالیاں

مقدمہ رجسٹر ہونے کے بعد میں بار بار افسران متعلقہ کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا۔ مگر یہ مقدمہ عدالت میں نہ بھیجا گیا۔ دادرسی سے مایوس ہو کر بالآخر میں نے مورخہ ۱۴-۹-۷۴ کو سیکرٹریٹ کے سامنے بھوک ہڑتال کر دی۔ جس پر صاحب ایڈیشنل انسپکٹر جنرل بہادر پولیس مغربی پاکستان نے مجھے دادرسی کا یقین دلایا۔ اور میں نے بھوک ہڑتال ختم کر دی میں نے صاحب موصوف سے صرف یہ مطالبہ کیا کہ اس مقدمہ کو عدالت میں پیش کر دیا جائے۔ تاکہ خلیفہ ربوہ کے جور و ستم منظر عام پر آجائیں۔ لیکن بھوک ہڑتال کو بھی آج تین ماہ کا عرصہ ہو گیا ہے، ابھی تک یہ مقدمہ عدالت میں پیش نہیں کیا گیا۔ نتیجہ یہ ہے کہ میری زندگی بدستور خطرہ میں ہے میرے بیوی بچوں پر مرزا محمود کا قبضہ ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک مظلوم پاکستانی شہری کس درجہ عذاب کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ پاکستانی اخبارات بھی خلیفہ ربوہ کے مجھ پر کئے گئے مظالم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر چکے ہیں۔ مگر ابھی تک یہ عاجز دادرسی سے محروم ہے۔ (مولوی) صدرالدین کھاریاں ضلع گجرات

مرزا قادیانی کی

آسمانی منکوحہ محمدی بیگم

مرزا قادیانی کی ایک پیش گوئی جو اسکا منہ کالا کر گئی

محمدی بیگم دختر احمد بیگ مرزا قادیانی کے رشتہ داروں میں ایک نوجوان خوبرو عورت تھی۔ مرزا نے اس کیساتھ نکاح کی خواہش ظاہر کی اور نکاح نہ ہونے کی صورت میں محمدی بیگم، اس کے والد اور ہونے والے خاوند کے لئے سخت وعیدیں سنائیں اور محمدی بیگم کے ساتھ اپنے نکاح یا نکاح میں ناکامی کو اپنے صدق اور کذب کا معیار مقرر کیا۔ تفصیل قصہ کی کچھ اس طرح سے ہے

مرزا احمد بیگ والد محمدی بیگم ایک دفعہ مرزا قادیانی کے ہاں تشریف لے گئے کہ میری ہمشیرہ آپ کے چچا زاد بھائی غلام حسین سے بیاہی گئی ہے غلام حسین عرصہ ۲۵ برس سے گم ہو چکا ہے اس کا کسی کو کوئی علم نہیں چنانچہ اس کی زمین سرکاری کاغذات میں میری ہمشیرہ کے نام ہو چکی ہے آپ حضرات بھی اس زمین میں حصہ دار ہیں۔ میرا پروگرام ہے کہ اپنی بہن والی زمین (جو غلام حسین کی گمشدگی کے بعد ملی ہے) اپنی بہن کی رضامندی سے اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام ہبہ کر دوں۔ آپ چونکہ حصہ دار ہیں اس لئے آپ دستخط فرما دیں،،

احمد بیگ کی عرضداشت سن کر مرزا قادیانی نے

از: صادق علی زاہد، ننکانہ صاحب

کیا جواب دیا یہ مرزا کی زبانی ہی سنتے ہیں:

"اور قریب تھا کہ ہم دستخط کر دیتے لیکن خیال آیا کہ مدت سے ہماری عادت رہی ہے کہ کوئی بھی کام کرنے سے پہلے استخارہ کر لیتے ہیں چنانچہ استخارہ کیا تو اس قادر مطلق نے مجھے حکم فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں (محمدی بیگم) کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی شروع کرو اور ان سے کہہ دو کہ یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہو گا۔

(اشتہار۔ از غلام احمد از قادیان۔ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء)

رحمت اور برکت کی امید دلانے کے ساتھ ہی دھمکی اور وعید بھی سنا دی لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو لڑکی کا انجام بہت برا ہو گا۔ اور جس شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی اس لڑکی کا والد تین سال تک فوت ہو جائے گا اور ان کے گھر میں تفرقہ اور تنگی پڑے گی۔ اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی ایک کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے (اشتہار از خاکسار غلام احمد قادیانی۔ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء)

اس اشتہار کی رو سے

(۱) اگر لڑکی کا نکاح کسی اور جگہ ہوا تو انجام بہت برا ہوگا۔

(۲) اس کا خاوند اڑھائی برس کے اندر اندر فوت ہو جائے گا

(۳) اس کا والد تین برس کے اندر اندر فوت ہو جائیگا

(۴) ان کے گھر میں تفرقہ اور تنگی کا دور دورہ ہوگا۔

لیکن احمد بیگ بھی گھر کا بھیدی تھا اور اسے خوب معلوم تھا کہ مرزا کو یہ سب الہام صرف محمدی بیگم کے حسن اور جوانی کو دیکھ کر ہو رہے ہیں ورنہ ان کی اصل کوئی نہیں چنانچہ احمد بیگ اپنی بیٹی کا رشتہ نہ دینے پر اڑ گئے۔ اب مرزا نے ایک اور حربہ سوچا اور احمد بیگ کو زمین و دولت کا لالچ دیتے ہوئے لکھا

"اے عزیز سنئے آپ کو کیا ہو گیا ہے آپ میری سنجیدہ بات کو لغو گئے ہیں میں یہ عہد استوار کے ساتھ لکھ رہا ہوں کہ اگر آپ میری بات مان لیں تو میں اپنی زمین اور باغ میں سے آپ کو حصہ دوں گا۔ اور آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کی لڑکی کو اپنی زمین اور مملوکات کا ایک تہائی دوں گا۔ اور میں سچ کہتا ہوں کہ اس میں سے جو کچھ آپ مانگیں گے آپ کو دوں گا اور آپ مجھے مصیبتوں میں اپنا دستگیر اور بار اٹھانے والا پائیں گے"۔

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۷۳)

لیکن احمد بیگ لالچ میں نہ آئے اور اپنے فیصلے پر قائم رہے کہ محمدی بیگم کا نکاح مرزا کے ساتھ کسی صورت نہ ہوگا۔ چنانچہ مرزا نے پھر دھمکی دی اور احمد بیگ کے بہنوئی مرزا علی شیر بیگ (مرزا علی شیر بیگ کی بیٹی کی شادی مرزا غلام احمد کے بیٹے فضل احمد کے ساتھ ہو چکی تھی) کو لکھا۔

"میں نے سنا ہے کہ محمدی بیگم کی شادی عید کے دو یا تیسرے روز ہونے والی ہے۔ اور آپ کی بیوی اس مشورہ میں شریک ہے۔ ان لوگوں کا پختہ ارادہ ہے کہ مجھے جھوٹا ثابت کرکے ذلیل و خوار کریں۔ میں نے آپ کی بیوی کو بھی لکھا ہے کہ اگر اس نے اپنے بھائی (احمد بیگ) کو اپنے ارادے سے باز نہ رکھا تو جس دن محمدی بیگم کا نکاح کسی اور شخص سے ہوگا اسی دن میرا بیٹا فضل احمد آپ کی بیٹی کو طلاق دے دے گا اگر نہ دے گا تو میں اسے عاق کر دونگا

(خلاصہ۔ مکتوب مرزا محررہ ۴ مئی ۱۸۹۱ء)

اسی طرح مرزا نے دوسرے بیٹے سلطان احمد کے متعلق بھی اشتہار نکالا کہ سلطان احمد اور اس کی تائی وغیرہ لڑکی کا نکاح کسی اور جگہ کرنے کی فکر میں ہیں۔ اگر وہ باز نہ آئے تو آج مورخہ ۲ مئی ۱۸۹۱ء سے سلطان احمد عاق اور اسی روز سے اس کی والدہ کو طلاق ہوگی۔

(خلاصہ۔ اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت)

مرزا کی پیش گوئی تھی کہ محمدی بیگم کے گھر تنگی اور بربادی آئے گی لیکن گنگا الٹی بہنے لگی اور بربادی خود مرزا کے گھر آگئی اور دونوں بھائی جائداد سے عاق۔ دونوں کی والدہ اور مرزا کی بیوی کو طلاق گویا کہ مرزا کی پیش گوئی لفظ بلفظ جھوٹ ثابت ہوئی۔

سوچنے کا مقام ہے کہ الہام خدا نے کیا، پیش گوئی خدا کی طرف سے ہوئی اور اس کو سچ ثابت کرنے کے لئے پاپڑ مرزا کو بیلنے پڑے

اب کیا ہوا۔ عید آئی اور دوسرے تیسرے دن لڑکی کا نکاح سلطان احمد نامی ایک آدمی کے ساتھ ہوگیا لیکن۔ مرزا کی امیدوں میں ذرا بھی کمی نہ آئی اس کے پائے استقامت میں معمولی لرزش بھی نہیں ہوئی اور وہ پر ابھی تک کامل ایمان و ایقان کئے بیٹھا ہے۔ چھ ستمبر ۱۸۹۱ء کو اعلان کر دیا کہ اس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آجانا تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح مل نہیں سکتی کیونکہ اس کے لئے الہام الٰہی میں یہ کلمہ موجود ہے کہ لاتبدیل لکلمات اللہ (اللہ کی بات بدل نہیں سکتی) یعنی میری یہ بات ہرگز نہیں ٹلے گی اگر ٹل جائے تو خدا کا کلام باطل ہوتا ہے۔

(تبلیغ رسالت جلد سوم صفحہ ۱۱۵)

اب چند برس اور بیت گئے نئی صدی عیسوی شروع ہو گئی مگر مرزا قادیانی ابھی تک پرانے الہام پر اڑا رہا سنہ ۱۹۰۲ء میں اعلان کیا۔

"وہ جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی اس دن نہایت صفائی سے (مخالفین کی) ناک کٹ جائیگی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۳)

اگلے صفحے پر کہہ دیا کہ "وہ اگر اس (محمدی بیگم والی) کی دوسری خبر پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا"۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۴)

مئی ۱۸۹۲ء میں محمدی بیگم کا سلطان احمد سے نکاح ہوا حسب پیشگوئی سلطان احمد کو دسمبر ۱۸۹۲ء تک مرجانا چاہئے تھا لیکن وہ اس کے بعد بھی چالیس برس تک زندہ رہا۔ اسی دوران مرزا کہتا رہا کہ محمدی بیگم کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ ہو چکا ہے۔ لیکن جب ۱۸۸۸ء میں کی جانے والی پیش گوئی ۱۹۰۸ء تک (تقریباً بیس برس) پوری نہ ہوئی تو مرزا نے خود کو اس طرح سہارا دیا کہ۔ الہام میں ایک شرطیہ تھی کہ۔ ترجمہ۔ (اے عورت توبہ کر توبہ کر کیونکہ مصائب تیرا پیچھا کر رہے ہیں) پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا (عورت نے توبہ کرلی) تو نکاح (آسمانی نکاح) فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۳۲)

کیا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ ایک عورت کسی گناہ سے توبہ کرے اور اس کا نکاح ٹوٹ جائے ویسے یہ بات بھی عقل سے بالا تر ہے کہ محمدی بیگم کا نکاح تو مرزا سے اس نے پڑھا دیا زبردستی اس کے اقرباء نے کی اور سلطان احمد کے حوالہ کر دی۔ فضل احمد اور سلطان احمد کی والدہ کو طلاق دی مرزا نے اور توبہ کرے بے چاری محمدی بیگم۔ آخر اس کا قصور کیا۔ چلو اس نے ہی توبہ کرلی لیکن یہ تو کہیں بھی نہیں لکھا کہ عورت گناہوں سے تائب ہو جائے تو اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔

مرزا قادیانی نے دھمکیاں دیں، لالچ دیئے الہامات کیں، اپنے بیٹوں کو عاق کیا لیکن یہ سب کچھ کرنے کے باوجود اپنی پیش گوئی کو سچ ثابت کرنے میں ناکام رہا اور بقول خود کذاب ٹھہرا کیونکہ مرزا کا ہی قول ہے کہ

(۱) "بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق اور کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا"۔ (تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۱۸)

(۲) "یاد رکھو کہ اس (محمدی بیگم والی) کی دوسری خبر پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرونگا"۔

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۴)

الغرض ۔۔

کوئی بھی بات مسیحا، تری پوری نہ ہوئی؟
نامرادی میں ہوا تیرا آنا جانا!

تلخ و شیریں

یورپین تہذیب اور معاشرے کی ایک جھلک

برطانوی نوجوانوں کی غنڈہ گردی

برطانیہ کے نوجوانوں کی غیر اخلاقی حرکتوں سے تقریباً پورا یورپ پریشان ہے سیر و سیاحت ہو یا کھیل کا میدان۔ ہر جگہ ایک طوفان بد تمیزی پیدا کرنا اور اس ملک کے امن عامہ کو خستہ کرنا ان کا ایک محبوب مشغلہ بن چکا ہے۔ مانچسٹر ایوننگ نیوز نے اپنے اداریہ "انگریز نوجوانوں کا شرمناک رویہ" میں پوری قوم کو توجہ دلائی ہے کہ ان حرکات سے پورا برطانیہ شرم کے مارے پانی پانی ہو چکا ہے۔ بلکہ حالات اس قدر بدتر ہو چکے ہیں کہ برطانوی وزارت داخلہ نے یورپ جانے والے نوجوانوں کو ہدایت اور تنبیہ کی ہے کہ وہ چھٹیاں گذارنے جائیں تو حیوان بن کر نہیں بلکہ انسان بن کر جائیں۔

وزارت داخلہ نے صرف ہدایات جاری کیں لیکن عملی طور پر اس کے خلاف کوئی اقدام نہیں کیا گیا نہ ہی باقاعدہ تربیت گاہیں بنائی گئیں نہ ہی اخلاقیات کا کوئی مضمون یا درس دیا گیا۔ جہاں تک مدارس اور اسکولوں ر ( ) کا مسئلہ ہے وہ بھی ایک نظر میں ملاحظہ فرمالیں۔

نیشنل یونین اساتذہ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر مکادی نے کہا کہ فٹ بال اور تفریحی مقامات پر غنڈہ گردی کے بعد اب اسکولوں میں بھی غنڈہ گردی کی ابتداء ہو گئی ہے اور آئے دن اساتذہ کو مار پیٹ کے ذریعہ دھمکانا اور گالی گلوچ کرنا طلباء کا معمول بن گیا ہے۔ اس لئے اس معاملہ پر قابو پانے کے لئے والدین اور عوام کو مدد کرنا ہوگی علاوہ ازیں وزیر تعلیم نے ایسے واقعات پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے تحقیقات کا حکم دے دیا ہے (رایوننگ نیوز)

چھ سال کی عمر کے ۸ مجرم

برطانیہ میں جرم کی تعداد میں اضافہ کے ساتھ ساتھ مجرموں کی فہرست میں ۶ سال کی عمر کے مجرم بھی شامل ہو گئے ہیں۔ مانچسٹر کے قریب سیل فورڈ کے علاقہ کے پولیس افسران کی تحقیق کے مطابق چھوٹی عمر کے مجرم کی تعداد میں حیرت انگیز اضافہ ہوا ہے یہ چھوٹے مجرم بڑے مجرموں کی حرکات و سکنات کا جائزہ لے کر خود بھی اسی قسم کے جرائم کا ارتکاب کرنا شروع کر دیتے ہیں اور یہ ایک ایسا سنگین مسئلہ ہے کہ جس پر پولیس بے بس ہے۔ اس لئے کہ برطانوی قانون کے مطابق چھوٹی عمر کے مجرموں پر ہاتھ ڈالنا جرم ہے۔ انہوں نے اس کا ذمہ دار ان کے والدین کو ٹھہرایا ہے۔ مانچسٹر کونسل نے اس پر قابو پانے کے لئے ۲۵ لاکھ پونڈ کی رقم مختص کی ہے۔ لیکن اس کے باوجود معاملہ وہیں کا وہیں ہے۔ (رایوننگ نیوز)

ہم نے پہلے بھی انہی کالموں میں ان کا اظہار کیا تھا کہ "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" حقیقت یہ ہے کہ مجرموں کو جرم پر آمادہ کرنے کے لئے خود برطانوی قانون اور معاشرہ کا بڑا ہاتھ ہے۔ مخرب اخلاق و حیاء و سوز طریقے "آزادی" کے نام پر پروان چڑھائے جا رہے ہیں جرائم کے خلاف کوئی مؤثر قانون نہیں ان حالات میں مرض کے ختم ہونے کی امید کرنا "ایں خیال است و محال است و جنون" کے مصداق ہے۔

یورپی نگاہ میں مردانگی کا نشان

برطانیہ میں نابالغ بچوں کی شراب نوشی نے برطانوی معاشرہ کو پریشان کر رکھا ہے اور قومی سطح پر شراب نوشی پر صلاح و مشورہ دینے والے اداروں اور تنظیموں نے مشترکہ طور پر احتجاجی مہم شروع کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے تاکہ نابالغ بچوں میں شراب نوشی کے رجحانات پر قابو پایا جا سکے۔ روزنامہ ایوننگ نیوز کے اندازہ کے مطابق اس وقت پورے ملک میں ۵۰ فیصدی بالغ نوجوان کثرت شراب نوشی کے عادی ہیں جبکہ ۷۰ فیصدی کا کہنا ہے کہ وہ بلوغت سے قبل ہی اسکے عادی بن چکے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق یورپی سوسائٹی کا یہ حال بن چکا ہے کہ جو سب سے زیادہ شراب نوشی کرتا ہو اسے مرد سمجھا جاتا ہے اور کثرت شراب نوشی کو مردانگی کا نشان ر

بنا دیا گیا ہے۔ شراب نوشی کے بارے میں اخبارات ٹی وی اور دیگر اشتہاروں سے جو تاثر ملتا ہے وہ یہ ہے کہ شراب سے قوت میں اضافہ اور لذت و فرحت نصیب ہوتی ہے جس سے بچے کا ذہن اس رخ پر چل پڑتا ہے۔ اور وہ اسی مقصد کے حصول کے لئے شراب خانوں کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں۔

شراب خانہ خراب ام الخبائث ہے جس سے بے شمار دیگر جسمانی و روحانی بیماریاں جنم لیتی ہیں اور معاشرہ داغ دار ہو جاتا ہے۔ اس پر قابو پانے کے لئے پولیس کی نفری میں اضافہ ہو یا احتجاجی مہم کامیابی کے زینے نہیں طے کر سکتی۔ اگر کوئی معاشرہ اس مسئلے کا حل تلاش کرنا چاہے تو اسلام کے دامن ہی میں پناہ لینی پڑے گی اور اسلام کے احکام پر عمل کرنا ہوگا۔ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ اس وقت یورپ بلکہ پوری دنیا میں کچھ انجمنیں ایسی ہیں جو شراب نوشی میں احتیاط و اعتدال پیدا کرنے کی تلقین کر رہی ہیں تو کچھ شراب کے نقصانات پر بیانات اور اعداد و شمار شائع کر رہے ہیں۔ لیکن ان کا دل خود اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ یہ حقیقی علاج نہیں۔ انسائیکلو

پیڈیا برٹانیکا میں اس تفصیل کے بعد لکھا ہے کہ :
شراب کو قطعی حرام کئے بغیر کوئی چارہ نہیں
(جلد ۲۶ صفحہ ۹۰)
جہاں تک حکومتی سطح پر پولیس کی تعداد میں اضافہ ہو یا اشتہار و بیانات کے ذریعہ اس کا حل تلاش کرتا ہو تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک طفلانہ حرکت ہے اور حقیقت سے فرار ہے خود اسی انسائیکلو پیڈیا میں لکھا ہے کہ قانون اس میں کمی پیدا کرنے کی اپنی والی سب ہی کوششیں کر رہا ہے، بجز اسے قطعی ممنوع کرنے کی کوشش کے۔ (صفحہ ۱۶۵)

یعنی جو مرض ہے اس کا حقیقی علاج نہیں کیا گیا اگر یہ بات ہو جاتی تو بے شمار خرابیاں وجود میں نہ آتیں اس مرض کے حقیقی علاج کی طرف اگر کسی نے توجہ دی ہے وہ صرف اسلام ہے۔ اور اسی کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس نے علی الاعلان اسکی حرمت بیان کر کے اپنے پیروؤں کو جسمانی و روحانی بیماری سے بچانے کی کوشش کی۔ خود یورپ کے مشہور رومن نے بھی کو اس کا اعتراف ہے اور یہ لکھنے پر مجبور ہے کہ :
اسلام فخر کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ ترک مے کشی کرانے میں جیسا وہ کامیاب ہوا ہے کوئی اور مذہب نہیں ہوا۔ (لائف آف محمد صفحہ ۵۲)

گستاخیٔ رسول ﷺ کے دو کردار

آخری قسط

مرزا قادیانی

اور

شیطان رشدی

(۴) :- مرزا موسیٰ، عیسیٰ اور محمد و احمد مجتبےٰ ہے۔
حوالہ نمبر ۳
۵:- قرآن مجید کی آیت محمد رسول اللہ الخ میں مرزا کا نام محمد اور رسول رکھا گیا ہے۔ حوالہ نمبر ۴
حالانکہ اس آیت میں سرور کائنات (فداہ روحی ابی وامی) کو ہی محمد اور رسول کہا گیا۔ نہ کہ کسی اور کو۔
۶:- جو شخص سیرت صدیقی کی کھڑکی سے خدا کے پاس جاتا ہے۔ اس پر ظلی طور پر وہی چادر پہنائی گئی ہے۔ جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ اور وہ شخص مرزا پر چڑھائی، حوالہ نمبر ۱
(صحابہ کی مقدس جماعت میں سے تو کسی کو نہیں پہنائی۔ ناقل)
۷:- مرزائی کلمہ طیبہ میں محمد سے مراد مرزا قادیانی لیتے ہیں اسی لئے ان کو دوسرے جدا کلمہ کی ضرورت نہیں کیوں کہ مرزا خود رسول عربی ہے۔ جو دوبارہ اشاعت اسلام کے لئے دنیا میں آیا تھا۔ حوالہ نمبر ۱
کیا کوئی مسلمان مرزائیوں کی ان خرافات کی بکواس میں سے بھی کسی ایک کو تسلیم کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں!

تحریر :- مجاہد ختم نبوت حضرت علامہ مولانا احمد میاں حمادی مدظلہ، ٹنڈو آدم سندھ ! ! ؟

ہے۔ جسے یہ چادر پہنائی گئی ہے۔ اس طرح محمد کی نبوت محمد ہی کو (مرزا کو) ملی حوالہ نمبر ۵۔
۷:- خدا نے مرزا کا نام محمد و احمد رکھا۔ اور اسے رسول پاک کا وجود قرار دیا حوالہ نمبر ۶، ۷، ۸، ۹
نوٹ :- مرزا ملعون کا وجود کیسا تھا۔ وہ آگے ملاحظہ فرمائیں۔ اور غور فرمائیں۔
۸:- خدا نے مرزا کا نام محمد و احمد رکھا اور رسول پاک کی خو بو رنگ و روپ اسے دیئے گئے۔ اور جامہ محمدی بھی مرزا کو پہنایا گیا۔ حوالہ نمبر ۸
۹:- مرزا کے ناپاک وجود اور رسول پاک کے مقدس وجود کا ایک ہی حکم ہے۔ حوالہ نمبر ۹
۱۰:- محمد نے اپنے ہاتھوں سے اپنی نبوت کی چادر مرزا اور پھر سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس سے بڑھ کر تو کیا برابر بھی آنکھ تمام انبیاء علیہم السلام اکیلے اکیلے پاسنگ بھی نہیں ہو سکتے۔ تو جس ملعون ازلی کے کفر پر پورا عالم اسلام بالخصوص حکومت پاکستان متفق ہو چکی ہو کی شیطانی [redacted] وجود محمد پاک کی نبوت ہے اور رسول پاک کے مقدس وجود اور اس مردود ملعون کے منحوس وجود میں کوئی فرق نہیں۔
کیا یہ رسول پاک کی بدترین توہین اور گستاخی نہیں ہے۔ کوئی عقلمند اور صاحب انصاف جو فیصلہ کرے۔؟

مرزا قادیانی اپنے آپ کو کیا کہا

۱:- کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار
(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۷)

علاوہ ازیں مندرجہ ذیل خبیث بیماریاں بھی مرزا قادیانی میں تھیں۔ بقول مرزا اور اس کے چیلوں کے۔
(۱) قوت مردی کالعدم۔ (تریاق القلوب۔ صفحہ ۳۴)
(۲) سستی نامردی (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم صفحہ ۱۲ ۱۰۹)
(۳) کثرت اسہال (نسیم دعوت صفحہ ۶۸)
(۴) سو سو بار پیشاب (ضمیمہ اربعین۔ صفحہ ۳، ۴، ۵۰)
(۵) دل و دماغ سخت کمزور (تریاق القلوب صفحہ ۳۵)
(۶) بد ہضمی (ریویو ۱۹۲۸ء)
(۷) تشنج دل (ضمیمہ اربعین صفحہ ۳-۴)
(۸) تشنج اعصاب (سیرت المہدی جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۳)
(۹) جسمانی قویٰ مضمحل (آئینہ احمدیت صفحہ ۸۹ از دوست محمد)

(۱۰) دق (حیات احمد جلد دوم نمبر اوّل صـ۹۰ از یعقوب علی)
(۱۱) سل (سیرت المہدی جلد دوم صفحہ ۵۵ بدر، جون ۱۹۰۶ء)
(۱۲) مراق (سیرت المہدی جلد دوم صفحہ ۵۵ بدر، جون ۱۹۰۶ء)

(۱۳) ہسٹریا (سیرت المہدی جلد دوم صـ۵۵، بدر
(۱۴) دماغی بے ہوشی (الحکم ۲۱، مئی ۱۹۳۴ء/حقیقت الوحی صـ۳۶۳)

(۱۵) غشی (سیرت المہدی جلد ا صـ۱۳، مکتوب احمدیہ جلد پنجم صـ۳، ۲۱)
(۱۶) قولنج زحیری (مسلوب القوی، آئینہ صـ۱۸۶)
(۱۷) :- ذیابیطس (نزول المسیح حاشیہ صـ۲۰۹)
(۱۸) سنگرہنی (مکتوب احمدیہ)
(۱۹) :- دوران سر (نزول المسیح حاشیہ صـ۲۰۹)
(۲۰) :- شدید درد سر - جس کا آخری نتیجہ مرگی
حافظہ نہایت ابتر (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم صـ۳، ۲۱)
قارئین کرام :- جب مرزا (نعوذ باللہ) خود محمد رسول اللہ اور اس کا ناپاک وجود محمد رسول اللہ کا مقدس وجود ہوا۔ (نعوذ باللہ) استغفر اللہ) اور حضور کی تمام

خوبو اور رنگ و روپ بشمول جامہ محمدی کے مرزا میں ہوئی۔ اور سرور کائنات اور اس مردود میں کوئی دوئی باقی نہ رہی (استغفر اللہ) جیسا کہ آپ نے توہین رسالت کی پہلی قسم کے حوالوں میں پڑھا۔ تو اب مرزا نے خود اپنے ۔ غلاظتیں اور خباثتیں، مہلک بیماریاں اپنے ناپاک وجود پر چسپاں کیں۔ (اور واقعتاً بھی خدا نے اسے ذلیل کیا) تو وہ ساری کی ساری (نعوذ باللہ) خود بخود سرکار مدینہ کی طرف منسوب ہو گئی کہ نہیں؟

بالفاظ دیگر :- ہمارے ملک پاکستان کے اندر مختلف حیثیتوں سے متعدد باوقار معزز شخصیتیں ہیں۔ مثلاً دینی حیثیت سے علمائے کرام کے طبقہ میں شیخ التفسیر، شیخ الحدیث، مفتی اعظم اور بڑے بڑے اولیاء اللہ گذرے ہیں یا موجود و بقید حیات ہیں۔

حکمران طبقہ میں وزرائے اعظم پاکستان، بشمول موجودہ وزیر اعظم محترمہ بینظیر صاحبہ کے اور صدر پاکستان، بشمول موجودہ صدر پاکستان غلام اسحق خان اسی طرح عدلیہ میں سے عدالت عظمیٰ کے چیف جسٹس صاحب

اور تمام جسٹس صاحبان، قانون دان طبقہ میں بیرسٹر حضرات اسی طرح سربراہان افواج اور مشاہیر ڈاکٹر حضرات اور یونیورسٹیوں کے مایہ ناز وائس چانسلرز حضرات اور پروفیسر حضرات اور مشاہیر سیاستدان وقومی لیڈر حضرات اور ملک کے مایہ ناز سائنس دان حضرات (سوائے عبدالسلام قادیانی من گھڑت اور خود ساختہ سائنسدان کے) یہ تمام طبقات کے چیدہ چیدہ حضرات جن کا مقام عزت و احترام تسلیم شدہ ہے۔ ان میں سے کسی بھی ایک قابل احترام شخصیت کو لیجئے اور اس کا خصوصی اعزاز اور نام کسی معمولی اور بے وقعت فرد یا غلط شخص کو دیجئے۔ مثلاً کسی غدار کو صدر مملکت یا وزیر اعظم کہہ لیجئے۔ یا اس غدار کو وزیر اعظم یا صدر مملکت کہہ لیجئے۔ نہ صرف کہہ لیجئے بلکہ مرزائیوں کی طرح باقاعدہ مہم بنا کر بذریعہ تحریر و تقریر منوانے کی جدوجہد شروع کی جائے۔ تو صدر مملکت، وزیر اعظم مکا مذکورہ چیف کی توہین ہو گی۔ یا نہیں؟ یقیناً ہو گی۔ یا مذکورہ بالا شخصیتوں میں سے کوئی بات مثلاً نام و نسل زادہ، شرمگاہ، کہیں تو کوئی بھی برداشت کرے گا؟

اسی طرح قاتل کو مذکورہ بالا طریقہ پر چیف جسٹس کہہ لیجئے۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

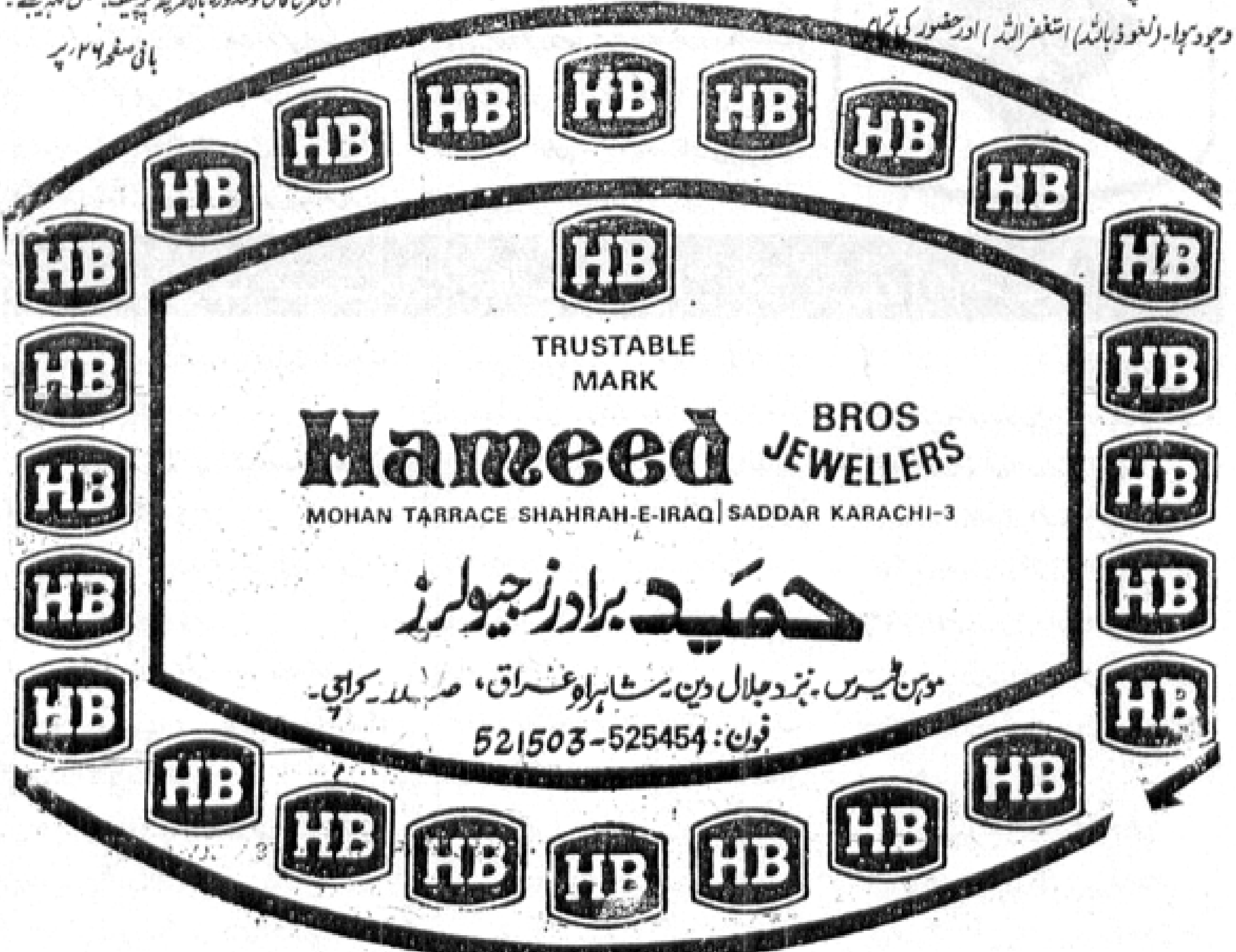

نمائندہ ختم نبوت
مکتوب بھکر
عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے مرکزی قائدین کا خطاب
بھکر میں کالج روڈ پر دفتر کا افتتاح

۹ ستمبر کو بھکر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد عمر فاروقؓ میں زیر صدارت حضرت مولانا خان محمد مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بعد نماز عشاء منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی کارروائی قاری محمد صاحب کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ حافظ ولی الدین نے رد قادیانیت پر ایک پرجوش نظم پڑھی، بعد ازاں ختم نبوت بھکر کے راہنما ڈاکٹر دین محمد فریدی نے تقریر کی۔ انہوں نے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے ٹی وی بیان پر شدید احتجاج کیا۔ اور موجودہ حکومت پر واضح کیا کہ پاکستان کے غیور مسلمان قادیانیت نوازی کو برداشت نہیں کریں گے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے نائب امیر اول مولانا محمد عبداللہ صاحب نے تقریر کے دوران فرمایا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کا جھوٹے مدعیان کا تعاقب قابل ستائش ہے۔ اور ہم ہر مرحلہ پر مجلس کے ساتھ تعاون کرنے پر تیار ہیں اور ہماری تاریخ بتاتی ہے کہ ہم نے پہلے بھی بھرپور تعاون کیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ کے مرکزی سیکرٹری جنرل حضرت مولانا عزیز الرحمان صاحب نے اپنی تقریر میں تاریخی انداز سے قادیانیت کے تارو پود بکھیر دیئے۔ اور موجودہ حکومت کی قادیانیت نوازی پر واضح کیا کہ وہ اس روش سے باز آ جائے۔ اپنے پچھلوں کا انجام دیکھے۔ قادیانی کسی مسلمان حکومت کے وفادار نہیں۔ بلکہ یہ ہر کافر کے ایجنٹ بن سکتے ہیں مسلمان حکومت سے تعاون نہیں کر سکتے۔ آپ نے قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹانے کا مطالبہ کیا۔ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مرکزی مبلغ نے قادیانیوں کے ڈھول کا پول کھولا۔ اور مرزا غلام قادیانی کی جھوٹی نبوت کی دھجیاں بکھیر دیں۔ آپ نے فرمایا قادیانی کروڑوں روپیہ خرچ کر کے ذوالفقار علی بھٹو کو برسراقتدار لائے تھے۔ مگر رب کریم نے اسی کی حکومت کے ہاتھوں ان کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت کروا دیا۔ قادیانیوں نے وعدہ معاف گواہ بن کر بھٹو کو پھانسی کے تختہ دار پر پہنچایا۔ آج اس کی لڑکی کی آمد پر خوش ہیں۔ انشاء اللہ قادیانیوں کو اس کی حکومت میں غدار قرار دلوا کر خلاف قانون قرار دیا جائے گا۔ جب قادیانیت کی موت ہوگی۔ اس کے بعد قادیانیوں کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ آپ نے عوام سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ تعاون کی بھی اپیل کی۔ کانفرنس میں مولانا محمد عبداللہ صاحب نے قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹانے، سکول کا سرٹیفکیٹ اور پاسپورٹ، اور شناختی کارڈ پر مذہب کے خانے کا اضافہ کرنے کا مطالبہ کیا۔ کانفرنس حضرت اقدس مدظلہ امیر مرکزیہ کی دعا پر ختم ہوئی۔

بھکر میں کالج روڈ پر مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر قائم کر دیا گیا ہے۔ دفتر کا افتتاح حضرت امیر مرکزیہ مدظلہ العالی نے کیا۔ افتتاحی تقریر حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب نے فرمائی۔ مرکزی جنرل سیکرٹری حضرت مولانا عزیز الرحمان صاحب جالندھری، مرکزی مبلغ حضرت مولانا اللہ وسایا کے علاوہ ضلع بھکر سے کثیر تعداد میں ختم نبوت کے پروانوں نے شرکت کی۔ جناب محمد اسلم خوڑی نے حاضرین کی پرتکلف دعوت کی۔ دفتر کے انچارج ڈاکٹر دین محمد فریدی ہوں گے۔ سوموار اور جمعہ کو دفتر تمام دن کھلا رہے گا۔ روزانہ شام کو بھی دفتر کھلے گا۔ دفتر میں رد قادیانیت کا کام تیزی سے شروع ہو چکا ہے۔

چیف سیکرٹری سندھ کو ہٹانے کا مطالبہ

جمعیۃ طلباء اسلام یونٹ مدرسہ جامعۃ الاسلامیہ پنوعاقل میں ہنگامی اجلاس ہوا جس میں محمد اقبال احسان اللہ بزدار بشیر احمد سنوق ہدایت اللہ سنوقی محمد انور سنوقی صدر الدین سنوقی نصر اللہ سنوقی نے ایک مشترکہ بیان میں قادیانیوں کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ سندھ کے چیف سیکرٹری کنور ادریس کو فوراً اس عہدے سے ہٹایا جائے اور مرزا طاہر کے پاکستان میں آنے پر پابندی لگائی جائے۔ اجلاس میں تلاوت قرآن پاک مولانا عبدالشکور نے کی۔

یوتھ فورس ضلع اٹک کا انتخاب

اٹک (نامہ نگار) ختم نبوت یوتھ فورس ضلع اٹک کا انتخابی اجلاس دفتر ختم نبوت یوتھ فورس میں زیر صدارت سابق صدر اعجاز احمد منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی ڈپٹی سیکرٹری جنرل پاکستان اور جنرل سیکرٹری پنجاب فخر الاسلام فیصل تھے۔ اتفاق رائے سے ان عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔ صدر شیخ عابد حسین صدیقی نائب صدر اول ملک افاق۔ جنرل سیکرٹری عتیق الرحمٰن نائب صدر دوم ستار شاہ۔ ڈپٹی سیکرٹری فیاض احمد سیکرٹری نشرو اشاعت احمد فواد۔ حافظ نوازش۔ حافظ محسن اللہ سیکرٹری اکاؤنٹس۔ محمد شریف شاکر ایڈیشنل سیکرٹری فیض الحق۔ سالار اعلیٰ محمد ظفر یاب خان۔ نائب ساجد۔ سیکرٹری اطلاعات قیصر اشرف

یوتھ فورس کوچہ پریم نگر کا انتخاب

اٹک (نامہ نگار) ختم نبوت یوتھ فورس کوچہ پریم نگر (اٹک) میں انتخابی اجلاس زیر صدارت سید اعجاز شاہ بخاری ایڈووکیٹ ہوا۔ مہمان خصوصی فخر الاسلام فیصل جنرل سیکرٹری پنجاب اور ڈپٹی سیکرٹری پاکستان تھے۔ اتفاق رائے سے صدر مولانا محمد حسین ہزاروی نائب صدر ٹھیکیدار خاکسار راہی جنرل سیکرٹری محمد اکرم بوٹا منتخب ہوئے علاوہ ازیں دس ممبران کی ایک کمیٹی بھی بنائی گئی۔

یوتھ فورس قصبہ مرزا پور کا انتخاب

اٹک (نامہ نگار) ختم نبوت یوتھ فورس قصبہ مرزا (اٹک) کا انتخابی اجلاس سنی مدرسہ مرزا میں زیر صدارت مولانا قاری گل

امیر منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی مولانا عبدالرؤف ۔ اور جنرل سیکرٹری صوبہ پنجاب فخر الاسلام فضل تھے۔ اتفاق رائے سے ان عہدے داران کا انتخاب عمل میں آیا۔ صدر سید آفتاب احمد شاہ سینیئر نائب صدر ملک اظہر نائب صدر شوکت۔ جنرل سیکرٹری احتشام الحق جائنٹ سیکرٹری سعادت خان۔ ایڈیشنل جائنٹ سیکرٹری ساجد شاہ۔ رابطہ سیکرٹری حسن علی۔ سیکرٹری اطلاعات حبیب الرحمٰن خازن آفتاب شاہ۔

تمام صحابہؓ معیار حق ہیں (احسان احمد دانش)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع راولپنڈی کے مبلغ مولانا احسان احمد دانش نے تحریک خدام اہلسنت والجماعت کے زیر اہتمام منعقدہ سالانہ سنی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تمام صحابہؓ معیار حق ہیں کہ اسلام صحابہؓ کی قربانیوں کی ہی بدولت پہنچا انھوں نے کہا کہ صحابہؓ نبوت و رسالت کے عینی گواہ ہیں۔ انھوں نے قرارداد کے ذریعہ مطالبہ کیا کہ توہین رسالتؐ اور توہین صحابہؓ مبنی لٹریچر کی اشاعت پر فوری پابندی عائد کی جائے۔

حضرت علامہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے دہاڑی، بورے والا، عارف والا، ساہیوال، چیچہ وطنی، ملتان سرگودھا، بودھراں، جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، کا تنظیمی و تبلیغی دورہ کیا۔ جہاں مختلف اجتماعات سے خطاب کیا۔ جماعتی دوستوں سے ملاقاتیں کیں۔ اور جماعتی کام کو تیز کرنے کے لئے احباب سے مشاورت کی۔ اور مختلف علاقوں میں ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کے لئے مشاورت کی گئی۔

تعزیتی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں اور مبلغین کا تعزیتی اجلاس مولانا عبدالرحیم اشعر مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق مبلغ مولانا غلام محمد کے جواں سال بھتیجے کی اچانک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اور مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی۔ اجلاس میں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی اللہ یار خان مولانا حکیم محمد اسمعیل عاصم اور مولانا عطاء الرحمٰن نے شرکت کی۔

ہری پور میں شبان ختم نبوت کے دفتر کا افتتاح، حضرت امیر مرکزیہ نے افتتاح فرمایا

(صابر غفور علوی ہری پور) شبان ختم نبوت ہری پور کے دفتر کا افتتاح امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی کے دست مبارک سے ہوا۔ افتتاحی تقریب جامع مسجد شیر انوالہ گیٹ میں منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد حضرت مولانا عبدالقیوم نے مرزائیوں کے کفریہ عقائد پر روشنی ڈالی۔ ان کے بعد مولانا محمد عبداللہ نے شبان کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے۔ اس کو مزید فعال بنانے پر زور دیا۔ مولانا قاری محمد بشیر نے بھی شبان کے ساتھ ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ جامع مسجد بیت المکرم کے خطیب قاری عبدالمالک عباسی نے قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹانے پر زور دیا۔ اور مولانا حق نواز جھنگوی پر ایبٹ آباد میں داخلے کی پابندی کی مذمت کی۔ حکیم عبدالرشید انور نے تقریر فرماتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت کو مرزائیت نوازی ترک کر دینی چاہیئے۔ اور مرزائیوں کو کلیدی اسامیوں سے ہٹانے پر زور دیا۔

مرزائیوں کو مسلمانوں کی عبادت گاہوں کے نام استعمال کرنے سے روکا جائے

جلال پور پیر والا (نامہ نگار) مرزائیوں کو ملک بھر میں مسلمانوں کی عبادت گاہوں کے نام استعمال کرنے سے روکا جائے۔ ان خیالات کا اظہار انجمن سپاہ صحابہ صوبہ پنجاب کے پریس سیکرٹری محمد اسلم صدیقی نے یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ صدیقی صاحب نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو ان کی تعداد کے مطابق ملازمتوں میں کوٹہ دیا جائے۔ انہیں کلیدی آسامیوں سے برطرف کیا جائے قادیانی لٹریچر کی ترسیل بند کرائی۔

ایک ہندو کا قبول اسلام

ایک ہندو نوجوان لچھمن داس نے اسلام کی حقانیت کو تسلیم کرتے ہوئے جے۔یو۔آئی تحصیل ساکرو کے نائب امیر مولانا محمد اشرف قاضی کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا ہے۔ جس کا اسلامی نام عبداللہ رکھ دیا گیا ہے۔ بعدازاں مولانا محمد اشرف قاضی نے کلمۂ توحید کے معنی و مقاصد سے نوجوان کو آگاہ کیا۔ نوجوان نے اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی گذارنے کے عجز پر عزم کا اظہار کیا۔ اور دین اسلام سیکھنے کے لئے اللہ کی راہ میں جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ اس موقع پر جے یو آئی ضلع ٹھٹھہ کے ڈپٹی سیکرٹری سید سیف الملوک شاہ، صوفی محمد نواز، حافظ عبدالخالق، غلام فرید اور سماجی کارکن عبدالرشید کے علاوہ شہر کے معززین نے شرکت کی۔

سرگودھا میں شبان ختم نبوت کے شب و روز

رپورٹ:۔ محمد اصغر

(۱) شبان ختم نبوت اور ختم نبوت یوتھ فورس کے زیر اہتمام سرگودھا میں عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد نے کی۔ جبکہ مولانا زاہد الراشدی، ضیاء الرحمان فاروقی، علامہ خالد محمود پی ایچ ڈی لندن، مولانا اللہ وسایا، قاری سعید، مولانا رحیم بخش اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ مقررین نے اپنی تقاریر میں ملک میں بڑھتی ہوئی قادیانیوں کی غنڈہ گردی اور اشتعال انگیز سرگرمیوں کی مذمت کی۔

باقی صفحہ ۲۸ پر

پیلو کی بازیافت
Hamdard
PEELU TOO
پیلو مسواک
ہمدرد
مِسواک سے
ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ تک
پیلو کے مؤثر اور مجرّب اجزاء پر مشتمل ایک مکمل طبّی ٹوتھ پیسٹ پیش کر کے ہمدرد نے حفظِ دنداں کی دنیا میں بھی اوّلیت حاصل کر لی ہے۔
پیلو صدیوں سے دانتوں کی صفائی اور مسوڑھوں کی مضبوطی کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ ہمدرد کی تحقیق جدید نے پیلو کے ان افادی اجزاء اور دوسری مجرّب جڑی بوٹیوں سے ایک جامع فارمولے کے مطابق ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ تیار کیا جو پوری طرح دانتوں اور مسوڑھوں کی حفاظت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔
Hamdard
ہمدرد
پیلو ٹوتھ پیسٹ
ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
پیلو کے اوصاف مسوڑھے مضبوط دانت صاف
ادارۂ اخلاق
پاکستان سے محبت کرو ۔ پاکستان کی تعمیر کرو

بقیہ:۔ خبریں

مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ جس روز سے نئی حکومت برسر اقتدار آئی ہے۔ اس روز سے قادیانیوں کی اشتعال انگیز سرگرمیوں میں اضافہ ہوا ہے۔ اگر ان کا تدارک نہ کیا گیا تو مسلمان سخت تحریک چلانے پر مجبور ہو جائیں گے۔ بعد ازاں مولانا خان محمد مدظلہ کی قیادت میں ایک جلوس نکالا گیا۔ جو شہر کا چکر لگانے کے بعد پر امن طور پر منتشر ہو گیا۔

(۲) تحریک احیائے اسلام کے بانی رہنما جناب جمال الدین فانی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک کے وسیع تر مفاد کی خاطر قادیانیوں کی عبادت گاہوں کے نقشے ڈیزائن مسلمانوں کی مسجد سے الگ بنائے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی مسلمانوں جیسی مسجدیں بنا کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اس لئے حکومت اس طرف خصوصی دلچسپی لے۔ اور ان کی عبادت گاہوں کو مسمار کر کے ڈیزائن تبدیل کروائے۔

تنظیم تحفظ ختم نبوت طلبہ بوسن روڈ کالج ملتان کے عہدیداران کا چناؤ

سرپرست اعلیٰ محمد اختر حمید آرگنائزر چوہدری ایوب ساجد، صدر محمد اسلم قیصر، نائب صدر رشاہد محمود، جنرل سیکرٹری ندیم محبوب اعوان، جوائنٹ سیکرٹری ریحان الانبیاء، فنانس سیکرٹری مختار حسین نشر و اشاعت سیکرٹری قیصر نور

اسٹار کرکٹ کلب کا اجلاس

کندہ کوٹ میں قادیانی بائیکاٹ مہم

کندہ کوٹ میں ایم۔ کے اسٹار کرکٹ کلب کی طرف سے ایک اجلاس ہوا۔ جس میں کرکٹ کے تمام ممبر شامل ہوئے۔ اس اجلاس کی صدارت جناب مشتاق احمد کھوسہ نے کی۔ ٹیم کے سرپرست اعلیٰ جناب نثار احمد کھوسہ بھی شامل تھے۔ کرکٹ کے بارے میں بہت بڑا اہم فیصلے ہوئے۔ مگر ایک فیصلہ کھلاڑیوں نے ایسا کیا۔ جو مجھے امید ہے کہ قادیانیت کو جڑ سے اکھاڑ دے گا۔ ایم کے اسٹار کرکٹ کلب کے کیپٹن محترم لیاقت علی کھوسہ اور تمام سینئر کھلاڑیوں نے فیصلہ کیا ہے کہ بلکہ [illegible] کیا ہے کہ ہم قادیانی کافروں سے لین دین نہیں کریں گے۔ اور شیزان کی تمام مصنوعات ہم ایک گروپ کی شکل میں تمام دوکانداروں اور ہوٹل والوں سے مل کر بند کروائیں گے۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ تو پھر ہم سب ٹیم والے جلوس نکالیں گے۔ اور شیزان کو بند کروائیں گے۔ انشاء اللہ غلام نبی مگسی، اسید علی بھٹہ، غلام سرور، حبیب الرحمٰن بابو سومرو، محمد اسلم، لیاقت علی، اشفاق احمد، غلام یاسین ذوالفقار علی سومرو، عطا محمد جیروار، اور منظور احمد انصاری، ان تمام ساتھیوں نے وعدہ کیا کہ ہم ختم نبوت کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

بقیہ:۔ گستاخ رسول

یا چیف جسٹس کو قاتل، ڈاکو کہا جائے۔ یا کسی شیخ التفسیر و شیخ الحدیث کو جاہل مطلق یا کسی مشہور جاہل کو شیخ الحدیث یا مفتی اعظم کہہ کر منوانے کی کوشش کی جائے۔ یا بیرسٹر کو جاہل مطلق ان پڑھ انگوٹھا چھاپ کہا جائے۔ یا کسی معمولی حیثیت کے جاہل شخص کو بیرسٹر کہا جائے۔ ذرا سوچئے کہ بتائیے کہ ان مقتدر معزز شخصیات کی توہین ہو گی یا نہیں؟ بالخصوص جب کہ مرزائیوں کی طرح باقاعدہ تنظیمی طریقے پر مہم چلائی جائے اور ایسے افراد تیار کر کے ایسی جماعت کو بڑھایا جائے۔ تو ان مقتدر شخصیات میں سے کوئی بھی اس قسم کی اپنی توہین برداشت کر سکتا ہے؟ ہر گز نہیں۔

جب کہ آج کا معمولی بے وقعت انسان کل کو عزت حاصل کر سکتا ہے۔

اور یہ تمام کی تمام شخصیات گردش ایام کی وجہ سے اپنا مقام عزت کھو چکی ہیں سکتی ہیں۔ اگر نہیں تو موت آنے پر تو یقیناً ساری عزتیں ختم ہو سکتی ہیں۔ دوسرے ایمانی [illegible] مگر سرور کائنات کے مقام و عزت و بلندی درجات ائمہ مسلمہ کے متفقہ عقیدے کے مطابق نہ صرف یہ کہ آپ کی عزت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قائم و دائم ہے۔ بلکہ ورفعنا لک ذکرک۔ ارشاد باری تعالیٰ کے مطابق ہر گھڑی ہر آن عزت و رفعت میں اضافہ ہی اضافہ ہے۔ ایسی ذات اقدس کے مقام عزت کو وہ شخص اپنے لئے ثابت کرے۔ جو بقول خود غلاظت کا کیڑا، انسانیت کی عار اور انسانوں کی شرمگاہ ہے۔ اور بقول اس کے بیٹے بشیر، رات کو بیگانہ عورتوں سے بدن دبوانے والا اور پہرہ دلوانے والا بدکردار شخص ہو۔ اور اس سے بھی بڑھ کر پوری امت مسلمہ اور حکومت پاکستان کے آئین میں کذاب و دجال اور دائرہ اسلام سے خارج ثابت ہے کیا۔ اس بدتمیزی اور توہین کی کوئی مثال ہے؟ ہر گز نہیں۔

بقیہ:۔ صحابہؓ کا عشق رسولؐ

رونے کا سبب پوچھا تو بولے مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم یاد آ گئے۔ آپ کی جدائی کے غم میں رو رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے تو بے اختیار آنسو جاری ہو جاتے۔

بقیہ:۔ نونہال

- وہ دعوت سب سے بدتر ہے جس میں امیر بلائے جائیں اور مسکین محروم رکھے جائیں۔
- مجلس کے اندر بیٹھ کر قریب تر لوگوں کی مزاج پرسی کریں۔
- سب سے بڑی دولت زبان ذاکر، زبان شاکر اور زبان فرمانبردار ہے۔
- تنگدست قرضدار کو مہلت دینا رحمت الٰہی کو جوش میں لاتا ہے۔
- محتاجوں سے مہنگا مال خریدنا احسان ہے اور صدقہ دینے سے بہتر ہے۔
- جس کا لباس ہلکا اور باریک ہو گا۔ اس کا دین بھی ضعیف ہو گا۔
- تمسخر اکثر قطع دوستی، دل شکنی اور دشمنی کا باعث ہوتا ہے۔

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

بقیہ:۔ نونہالے

پاس بھیجا۔ اس نے آکر حضورؐ سے پوچھا دوشمند تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم بادشاہی چاہتے ہو تو ہم تمہیں عرب کا بادشاہ بنا دیں گے۔ اگر تم کسی بڑے خاندان میں کسی خوبصورت لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہو تو ہم اس کا انتظام کر دیں گے۔ اگر تم مال و دولت چاہتے ہو تو ہم تمہیں بہت سا مال و دولت دینے کے لئے تیار ہیں۔ شرط یہ ہے کہ تم توحید کی باتیں چھوڑ دو اور ہمارے بتوں کی مخالفت نہ کرو حضورؐ نے یہ سب کچھ سن کر جواب میں قرآن پاک کی چند آیتیں سنائیں وہ آیتیں سن کر سردار حیران رہ گیا۔ اور آ کر قریش سے کہا محمدؐ جو کچھ سناتے ہیں۔ وہ شاعری نہیں۔ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔ اگر وہ سب پر غالب آجائیں گے تو قریش کی عزت ہوگی۔ ورنہ عرب کے لوگ انہیں خود فنا کر دیں گے۔

زندگی کیا ہے

بی بی نازیہ مانسہرہ

- زندگی ایک پھول ہے۔ جو ہوا کے ایک جھونکے سے خاک میں مل جاتا ہے۔
- زندگی پانی کا بلبلہ ہے۔ جو تھوڑی دیر ابھر کر غائب ہو جاتا ہے۔
- ایک ٹمٹماتا ہوا چراغ ہے۔ جب آندھی چلے تو ایک لمحہ میں بجھ جاتا ہے۔
- زندگی بظاہر پھولوں کی طرح حسین ہے مگر حقیقت میں کانٹوں کی طرح دکھ دینے والی ہے

لطائف وظرائف

نعیم اللہ نعیمی بورے والا

۱:۔ کہتے ہیں ایک فقیر کو مدفون خزانہ مل گیا اور وہ بہت امیر بن گیا۔ ایک دن اس کے ایک دوست نے پوچھا کہ امیری اور فقیری میں کیا فرق ہے فقیر نے کہا بہت فرق ہے۔ جب میں فقیر تھا اور محفل میں کوئی بات کرتا تھا تو لوگ کہتے تھے بکواس بند کرو لیکن اب کیسی ہی بکواس کیوں نہ کروں۔ لوگ کہتے ہیں ماشاءاللہ منہ سے پھول جھڑ رہے ہیں۔

۲:۔ ایک ہمسایہ بڑے غصے میں دوسرے ہمسائے کے پاس گیا۔ اور کہنے لگا تمہارے کتے نے میری بیوی کی ٹانگ چبا ڈالی ہے۔ اس نے کہا کہ آپ بیگم صاحبہ کو بھیجیں کہ وہ کتے کی ٹانگ چبا ڈالے۔

۳:۔ ایک فلسفی اپنے ایک دوست کے پاس گیا اس کی عیادت کو۔ اور پوچھا اب طبعیت کیسی ہے۔ اس نے جواب دیا بخار ٹوٹ گیا ہے۔ لیکن کمر ابھی دکھتی ہے۔ فلسفی بولا گھبراؤ مت وہ بھی ٹوٹ جائیگی

۴:۔ ایک بادشاہ محل سے باہر آیا تو دیکھا کہ ایک شاعر لان میں بیٹھا کچھ لکھ رہا تھا۔ بادشاہ نے پوچھا کیا جھوٹ گھڑ رہے ہو۔ شاعر نے کہا حضور کی تعریف۔

۵:۔ ایک چور کا نام موسیٰ تھا۔ اس نے ایک گھر سے زیور کا ڈبہ اٹھایا۔ اور مسجد میں گھس گیا اس وقت نماز ہو رہی تھی۔ اور امام پڑھ رہا تھا۔

وما تلک بیمینک یموسیٰ o

ترجمہ:۔ اے موسیٰ تیرے ہاتھ میں کیا ہے۔

چور نے کہا یہ تو جادوگروں کی بستی ہے۔ چنانچہ ڈبا وہیں چھوڑ کر بھاگ گیا۔

بے بہا خزانہ
از حضرت امام غزالی

سید احمد کریم آباد کراچی

- ۔ توکل کے معنی یہ نہیں کہ حصول معاش کی کوشش یا تدبیر نہ کی جائے۔ کیوں کہ یہ شریعت میں سراسر حرام ہے
- ۔ فقیر کو صدقہ دے کر احسان نہ جتلا۔ بلکہ اس کے قبول کرنے کا خود احسان مند ہو۔
- ۔ جو کام نبیؐ کے حکم کے خلاف ہو، اگر چہ وہ بشکل عبادت ہو گناہ ہے۔
- ۔ ایمان زباں سے اقرار کرنا، دل سے تصدیق کرنا اور اعضاء سے عمل کرنے کا نام ہے۔
- ۔ دنیا ایک مسافر خانہ ہے، مسافر کو ہر حالت میں کسی چیز اور جگہ سے دل بستگی نہیں ہونی چاہئے

باقی صفحہ ۲۶ پر

سونے کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے
نیو ایرا
جیولرز
تشریف لائیں
زیب النساء اسٹریٹ کراچی
فون : 514672

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-16o

۷۸۶

أنا خاتم النبيين لا نبي بعدي
(الحديث)

آٹھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس

کل پاکستان — عظیم الشان

بتاریخ

۲۵ اکتوبر سے ۵ نومبر کی
درمیانی مدت میں ہوگی۔ تاریخوں کا اعلان
عنقریب کیا جائیگا کارکن تیاری شروع کردیں

بمقام

مسلم کالونی صدیق آباد
(ربوہ)

زیرِ صدارت
حضرت مولانا مخدوم المشائخ **خواجہ خان محمد** صاحب
— امیر —
مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

- حسب سابق تزک واحتشام سے منعقد ہوگی
- کانفرنس میں چاروں صوبوں سے تمام مکاتب فکر کے رہنما تشریف لائیں گے۔ اس تشت وافتراق کی مسموم فضا میں یہ کانفرنس اتحاد ملی کا سیمینار ثابت ہوگی
- جس میں ملک بھر مشائخ، علما، اکابرین امت راہنمایانِ قوم، دانشور، وکلاء غرضیکہ ہر طبقہ حیات سے تعلق رکھنے والے رہنما شرکت کریں گے۔
- تمام مقامی جماعتیں آج سے تیاری شروع کردیں
- جوق در جوق شرکت سے کانفرنس کو مثالی اور کامیاب بنائیں

کانفرنس کو بہتر بنانے کے لیے اپنی اپنی تجاویز ارسال کریں۔

رابطہ کیلئے

ملتان ۴۰۹۷۸، ۲۴۷۰۰	بخاری مسجد گنجری
فیصل آباد ۳۳۵۲۲	احمد پور شرقیہ ۹۰۲
سرگودھا ۶۰۳۷۴	بنوں جامع بخاری بال
ربوہ ۴۶۶	خانیوال ۷۲۹
لاہور ۵۳۴۳۳	ہری پور ۴۳۸۶
گوجرانوالہ ۷۵۶۵۶	ڈہرکی ۳۱۵
سیالکوٹ ۸۲۲۶۳	صادق آباد ۲۵۱۱
راولپنڈی ۵۵۱۷۷۵	بھکر ۸۸۶
اسلام آباد ۸۲۹۱۸۶	خانقاہ سراجیہ میانوالی
ڈیرہ غازیخان ۳۳۵۳	مانسہرہ مرکزی جامع مسجد ۲۸۲۲
ڈیرہ اسماعیل خان ۳۶۶۱	اٹک ۲۸۶۲
بہاولپور پی پی ۲۷۹۵	جھنگ ۲۸۶۹، ۳۲۹۵
بہاولنگر ۵۵۳	سکھر ۸۵۹۱۳، ۸۷۲۷۴
رحیم یار خان ۴۰۱۸	کوئٹہ ۷۱۱۶۴، ۷۰۹۳۷، ۷۳۶۵۶
پشاور ۶۲۸۳۹	ٹوبہ ٹیک سنگھ ۲۷۱۱، ۲۸۱۱
ٹنڈو آدم ۵۱۳	
حیدر آباد ۸۴۳۸۶	
نواب شاہ ۴۴۷۸	

مولانا **عزیز الرحمن جالندھری** صاحب ناظم اعلیٰ
مرکزی **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت**
مرکزی دفتر ملتان پاکستان